ترجمانِ فکرِ امینِ ملت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی
مجلہ سہ ماہی قافلہ حق سرگودھا
جلد نمبر 5
اپریل، مئی، جون 2011ء
شمارہ 2
اندھیری شب ہے جدا اپنے قافلے سے تو
تیرے لیے ہے میری شعلہ نوا قندیل
(اقبال)
مدیر اعلیٰ
مولانا محمد الیاس گھمن
ایک شریعت چار امام
مزید عنوانات
تقلید سے جو بیزار
اے عشق تیرا شکریہ !!!
مشتری ہوشیار باش !!!
یہاں پگڑیاں اچھلتی ہیں
روداد مناظرہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
سالانہ اجتماع
(ماضی، حال، مستقبل)
الماغونچی
باپ دادا کی تلاش
ناشر
اتحاد اهل السنة والجماعة پاکستان
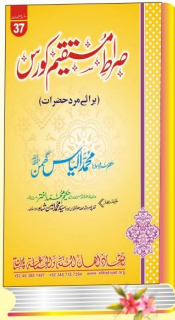
اسلام کی بنیادی تعلیمات ہر شخص پر فرض ہیں روزمرہ پیش آنے والے مسائل کا حل اسلام میں کیا ہے؟؟؟ یہ جاننا اور اس پر عمل کرنا از حد ضروری ہے اس کے بغیر انسان کامیاب نہیں ہوسکتا دورِ حاضر کی تیز رفتاری نے انسان کو اتنا مصروف کر رکھا ہے کہ اس کے پاس تفصیل سے فقہی احکام کو سیکھنے کی فرصت ہی نہیں اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ ایسا مختصر نصاب ترتیب دیا جائے جس میں جہاں زندگی بسر کرنے کے بنیادی مسائل ہوں وہاں اھل السنة والجماعة کے عقائد ونظریات کے دلائل بھی ہوں۔ چنانچہ متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ نے ایک ایسا جامع نصاب ترتیب دیا ہے جس میں عقائد ونظریات بھی ہیں احکام و مسائل بھی اور احادیث مبارکہ کے ساتھ ساتھ مسنون دعاؤں کا التزام بھی۔

ملک بھر میں سینکڑوں مقامات پر یہ کورس منعقد ہوتا ہے اور اپنی افادیت کے پیش نظر عوام الناس میں بے حد مقبول ہے۔
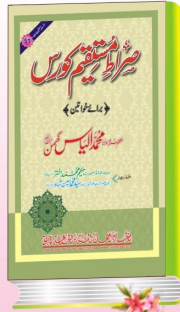
یہ بات بھی اپنی جگہ بالکل مسلم ہے کہ معاشرہ میں جب تک خواتین دینی تعلیم سے بہرہ ور نہیں ہونگی اس وقت تک اولاد کی تربیت ناممکن ہے اور گھریلو زندگی میں بھی راحت کے پھول نہیں کھل سکتے اس لیے خواتین کو دینی اور معاشرتی تعلیم دینا ہماری اولین ترجیح ہے صراط مستقیم برائے خواتین کے نام سے متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ نے الگ سے نصاب ترتیب دیا ہے جس میں طہارت کے مسائل سے لے کر نکاح، طلاق تک اور گھریلو زندگی سے متعلقہ امور کو شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ انداز تفہیم بالکل سہل ہے جس سے کم عمر بچیوں سے لے کر سن رسیدہ خواتین تک سب بآسانی استفادہ کر سکتی ہیں۔

حضرت مولانا **محمد شوکت قاسمی** دامت برکاتہم کا

عقیدہ حیات الانبیاء علیہم السلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہل السنّت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ بتعلق روح مبارک اپنے روضہ اقدس میں حیات ہیں اوراسی طرح اہل السنّت والجماعت کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جوشخص آپ ﷺ درود پڑھتا ہے آپ ﷺ خوداس کو سنتے اوراس کا جواب بھی دیتے ہیں۔

یہ اہل السنّت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے اس کا منکراہل سنت سے خارج ہے اوراس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

کتبہ محمد شوکت قاسمی
خادم تدریس الحدیث بجامعۃ
القدسیات الاسلامیہ بدیوبند
سہارنپور، یو۔پی
۱۶ شعبان ۱۴۳۰

بندہ اس تحریر کی پرزور تائید کرتا ہے اور اس کی حمایت کوذریعہ نجات سمجھتا ہے

جلد نمبر 5 | اپریل، مئی، جون 2011ء | شمارہ 2

زیر نگرانی
مولانا منیر احمد منور حفظہ اللہ

مجلس مشاورت

- مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹی ......
- مولانا عبدالغنی طارق لدھیانوی ......
- مولانا محمد طیب حنفی ......
- مولانا مفتی محمد مجاہد ......
- مولانا مفتی امداد اللہ انور ......
- مولانا عبداللہ عابد وڑائچ ......
- مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی ......
- مولانا محمد اسماعیل محمدی ......

قیمت فی شمارہ
25/- روپے

- جواب طلب امور کیلئے جوابی لفافہ ضرور ہمراہ بھیجیں
- منی آرڈر کوپن پر اپنا پتہ مکمل واضح اور خوشخط لکھیں
- ہر بار خط و کتابت میں اپنا مکمل پتہ لکھیں
- خط میں رقم ڈال کر ہرگز نہ بھیجیں

بیرون ممالک

امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک
35 ڈالر ...... سالانہ
سعودیہ، انڈیا، متحدہ عرب امارات اور عرب ممالک
25 ڈالر ...... سالانہ
ایران، بنگلہ دیش 20 ڈالر ...... سالانہ

ایجنسی ہولڈر مہر لگائیں یا ہدیہ دینے والے احباب اپنا نام تحریر فرمائیں

برائے رابطہ
دفتر سہ ماہی قافلہ حق سرگودھا
مرکز اہل السنۃ والجماعۃ
87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
Cell No: 0332-6311808

آئینہ مضامین

رابطے کے لیے:

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ

0332 6311808

websites>http://ahnafmedia.com,alittehaad.org Email>markazhanfi@gmail.com

درس قرآن

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم......

''کیا تم سمجھتے ہو کہ تم یونہی جنت میں چلے جاؤ گے؟ حالانکہ تم پر ابھی تک وہ حالات تو آئے ہی نہیں جو تم سے پہلے لوگوں پر آئے تھے ان پر تنگی اور مشقت آئی اور وہ ہلا کر رکھ دیے گئے یہاں تک کہ رسول اور ان کے ساتھی پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ یاد رکھو! اللہ کی مدد بہت قریب ہے! (سورہ بقرہ)

دوسری جگہ ارشاد گرامی ہے: **احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون o**

کیا یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں ایمان کا دعویٰ کرنے پر یونہی چھوڑ دیا جائے گا اور انہیں کسی قسم کی آزمائش میں مبتلا نہیں کیا جائے گا؟ اور تحقیق ہم نے اس سے پہلے لوگوں کو آزمائش میں ڈالا تاکہ اللہ تعالی یہ دکھا دیں کہ ایمان کے دعوے میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا!! (سورہ عنکبوت)

وہ آزمائش یہی ہوتی تھی کہ ایمان والے یہ کہتے تھے کہ مؤمن کامیاب ہیں اور کافر ناکام ہیں۔ اللہ تعالی اپنے بندوں کی مدد کرتے ہیں اور کافروں کو ہلاک اور تباہ و برباد کرتے ہیں مگر مشاہدہ اس کے برعکس ہوتا تھا۔ مؤمن تکالیف وعذاب میں مبتلا ہوتے اور کافر عیش وعشرت اور مزے کی زندگی گزارتے نظر آتے۔ مکہ مکرمہ میں بعض کمزور مسلمانوں کو ستایا جاتا اور ان سے کہا جاتا کہ اپنے اللہ کو مدد کیلئے پکارو! تمھارا اللہ تمھاری مدد کیوں نہیں کرتا؟ اس صورتحال میں خلاف مشاہدہ، وحی اور انبیاء علیہم السلام کی خبر کی بنیاد پر ایمان لاکر ثابت قدم رہنے والے ہی صحیح ایمان والے قرار پائے۔ مدینہ منورہ کی ہجرت کے بعد بھی آزمائشوں کا سلسلہ جاری رہا۔

حق و باطل کے سب سے پہلے معرکہ بدر میں بھی بعض لوگوں کیلئے آزمائش وامتحان کا سامان موجود تھا۔ غیر مسلح ایمان والے اپنے سے تین گنا بڑے لشکر کے مدمقابل جب صف آرا ہوئے تو بعض منافقین اور قلبی مریضوں نے کہنا شروع کیا کہ یہ لوگ دین کے دھوکہ میں ہیں۔ جنت کے ثواب کے شوق میں اپنی جان کے دشمن ہو رہے ہیں۔

درس حدیث

اسلام کے ارکان:

عن ابن عمرو رضی اللہ عنہما قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده و رسوله واقام الصلاة وايتاء الزكاة والحج وصوم رمضان

(بخاری، مسلم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم کی گئی ہے''

نمبر 1: اس بات کی گواھی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ (معبود) نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ نمبر 2: نماز قائم کرنا۔ نمبر 3: زکوٰۃ ادا کرنا۔ نمبر 4: حج کرنا۔ نمبر 5: رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

تشریح: اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کو ایسی عمارت کیساتھ تشبیہ دے کر بات سمجھائی ہے جس عمارت کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہو۔ فرمایا کہ اسلام کی عمارت بھی پانچ ستونوں پر قائم ہے ان میں سے کسی بھی ستون کے کمزور ہونے کا مطلب عمارت کے اس حصہ کا گر جانا ہے لہذا ان میں غفلت کی کوئی گنجائش نہیں۔

یہاں اس بات کا بھی خیال رہے کہ یہ پانچ چیزیں اسلام کے ارکان ہیں ان کے علاوہ بھی اسلام کے فرائض ہیں مثلاً جہاد فی سبیل اللہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیرہ۔ ان پانچ کی اہمیت اور فضیلت کے پیش نظر یہاں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالی آقا کے مبارک فرامین پر چلنے کی اور ان کو اپنی زندگیوں میں لانے کی توفیق بخشے۔

(آمین یارب العالمین)

سالانہ اجتماع (ماضی، حال اور مستقبل)

مدیر اعلیٰ کے قلم سے

الحمدللہ! اللہ تعالی کا لاکھ لاکھ فضل ہے کہ اہل حق کی نمائندہ جماعت ''اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ'' نے پورے ملک بلکہ بیرون ممالک میں مسلک کی اشاعت اور حفاظت میں ہراول دستے کا کام دیا ہے۔ ملک پاکستان کے باسیوں کو اس کا شدت سے احساس ہوگا کہ ہماری دن رات کی محنت کو اللہ تعالی نے جس قبولیت سے نوازا ہے اس کی مثالیں تاریخ میں بہت کم ملتی ہیں ہمارا ہر سال جماعت کا سالانہ اجتماع ہوتا ہے جس میں اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کے قائدین، اراکین، محبین اور متوسلین اور مرکز اہل السنۃ والجماعۃ میں ایک سالہ تخصص کرنے والے فضلائے کرام کے علاوہ ملک کے طول وعرض سے تشریف لانے والے حضرات کثرت سے شریک ہوتے ہیں اس اجتماع میں بھی جماعت کے امیر محترم استاذ العلماء مولانا منیر احمد منور، جماعتی عہدے داران خصوصاً مولانا شفیق الرحمٰن صاحب، مولانا عبدالشکور حقانی صاحب، مولانا عبداللہ عابد صاحب تشریف لائے۔ اجتماع میں شریک مہمانان گرامی کے سامنے لائحہ عمل، نصب العین اور پورے سال کی کارگزاری اور مستقبل کے عزائم سے آگاہی کے لیے مشورہ میں یہ طے پایا کہ ضرورت فقہ اور فقہاء پر امیر محترم بیان فرمائیں گے، مناظرہ مباحثہ کی ضرورت کے وقت کیا کیا جائے اس کی ذمہ داری محترم مولانا عبداللہ عابد صاحب پر تھی جبکہ جماعتی پالیسی جو کہ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کے دستور میں طے شدہ ہے وہ مجھے حکم دیا گیا کہ میں اس کو بیان کروں جبکہ مولانا عبدالشکور حقانی و دیگر علمائے کرام نے اپنے اپنے مقررہ عنوانات پر جامع مانع بیانات فرمائے۔ جماعتی پالیسی کے اعتبار سے جو کچھ میں نے اجتماع میں بیان کیا اسے اور جماعتی کارگزاری کو تحریری شکل میں پیش کر رہا ہوں۔

اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کی پالیسی:

۱: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ خالصۃً علمی و تحقیقی کام کرے گی۔

۲: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کسی بھی ملکی و بین الاقوامی مسئلہ پر احتجاج کا راستہ اختیار نہ کرے گی، البتہ اگر کسی اہم مسئلہ پر دیگر سیاسی و مذہبی جماعتیں کوئی احتجاج کریں تو اس میں شرکت وعدم شرکت کا

فیصلہ مرکزی شوریٰ اور ہنگامی طور پر مرکزی امیر، ناظم اعلیٰ کے مشورہ سے فیصلہ کرے گا۔

۳: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ حکومت مخالف یا موافق کسی بھی تحریک میں شرکت نہ کرے گی۔ اگر کبھی ضرورت پیش آئے تو اس کا فیصلہ مرکزی امیر، مرکزی شوریٰ کے مشورہ سے کرے گا۔ ہنگامی صورت میں مرکزی امیر، ناظم اعلیٰ کے مشورہ سے فیصلہ کرسکتا ہے۔

۴: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ، اہل السنۃ والجماعۃ (احناف علمائے دیوبند) کے عقائد ونظریات اور مسائل کی اشاعت اور بھرپور دفاع کرے گی۔

نوٹ: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک مسلک دیوبند کی جماعت سے وہ جماعت مراد ہے جو رسالہ ''مسلک علماء دیوبند'' مصنفہ قاری محمد طیب قاسمی صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند، اور ''المہند علی المفند'' مصنفہ مولانا خلیل احمد سہارنپوری ومصدقہ علماء دیوبند میں مذکورہ تمام عقائد سے مکمل متفق ہو۔

۵: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ مسلک دیوبند کی کسی جماعت کے ساتھ کسی بھی قسم کی محاز آرائی سے اجتناب کرے گی۔

۶: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ تشدد کا راستہ قطعاً اختیار نہ کرے گی، سیاست اور عسکریت سے عملاً کنارہ کش رہے گی۔

۷: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کا مزاج داعیانہ، ناصحانہ اور واعظانہ ہوگا۔

۸: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کا کوئی پرچم نہ ہوگا۔

جماعتی کارگزاری:

انتہائی قابل صد احترام امیر محترم استاذ العلماء حضرت مولانا منیر احمد صاحب دیگر قابل صد احترام حضرات علمائے کرام اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کے کاز سے وابستہ محترم بزرگو اور نوجوان ساتھیو!

آپ حضرات دور دراز سے سفر کر کے اس مجلس میں تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حاضری قبول فرمائے اور ہم سب کو اس عظیم کاز اور محنت کے لیے مرتے دم تک اپنی اپنی بساط کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

میں اس مختصر وقت میں گزشتہ چند سالوں کی جماعتی کارگزاری کے حوالے سے کچھ باتیں عرض کروں گا اور مستقبل میں ہمارے کیا عزائم ہیں؟ اس کا بھی تذکرہ کروں گا۔

الحمدللہ! پانچ سال کے مختصر عرصہ میں بزرگوں کی دعاؤں محنت وفکر اور اخلاص سے اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کے نام سے جو تنظیمی ڈھانچہ بنا تھا اب ایک شجرہ سایہ دار اور بار آور درخت بن کر ہمارے سامنے موجود ہے۔ بے سروسامانی، بغیر تعارف کے اکابرین اہل السنۃ والجماعۃ کی اس جماعت نے نہ صرف یہ کہ پاکستان میں بلکہ دیگر بیرون ممالک میں بھی اپنے وجود کا سکہ منوا لیا ہے ہمارا دشمن جس بوکھلاہٹ، پریشانی اور تلملاہٹ کا شکار ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہمارے علمی وتحقیقی تیر نشانے پر لگ رہے ہیں دشمن آئے روز پروپیگنڈے اور دیگر ہتھکنڈے استعمال کر کے اس کام کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔لیکن الحمدللہ! یہ پہلے بھی ناکام رہے اور آئندہ بھی ناکام ہی رہیں گے۔(ان شاءاللہ)

پانچ سال کا عرصہ کسی بھی جماعت اور تحریک کے لیے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی صلاحیت پیدا نہیں کرتا بلکہ اس عرصہ میں تو کسی کی انگلی پکڑ کر بھی چلنا مشکل ہوتا ہے لیکن اس مختصر وقت میں ہمارا کام ہماری توقع سے بڑھ کر ہوا ہے اور اس کے نتائج واثرات پورے ملک میں نظر آ رہے ہیں۔ چند قابل ذکر منصوبے جو کام کی ابتداء کے وقت ہمارے پیش نظر تھے میں ان کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں اس سے کام کی کارکردگی کے ساتھ ساتھ کام کرنے والوں کا حوصلہ وعزم بھی بڑھتا ہے اور مزید مستقبل میں کام کرنے کے حوالے سے سہولت فراہم ہوتی ہے۔

ا: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کے معرض وجود میں آنے کا مقصد علمی وتحقیقی کاوشوں کو امت کے سامنے لانا ہے ہمارے مسلک اور اکابر علمائے دیوبند پر جو علمی اشکالات، شکوک وشبہات پھیلا کر لوگوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے اور شرک وبدعات کا شکار کیا جا رہا ہے ان کا رد کرنا ہے جب کسی فرقہ باطلہ سے گفتگو ہو مناظرہ یا مباحثہ ہوتا تھا تو ایک الجھن یہ ہوتی تھی کہ اس گفتگو کے لیے کس شخص کو لایا جائے قحط الرجال کا دور تھا۔ان موضوعات پر تحقیقی گفتگو کرنے والے علما بہت کم تھے تو اس قحط الرجال کو دور کرنے کے لیے جو بنیادی ٹھوس قدم اٹھایا گیا وہ علما وفضلا کے لیے ایک سال کا تخصص فی التحقیق والدعوۃ ہے جو بحمداللہ یہاں مرکز اہل السنۃ والجماعۃ میں عرصہ پانچ سال سے چل رہا ہے، پانچ سالوں میں فضلا کی تعداد بالترتیب 20,13، 35، 55، 70 ہے۔

ان میں سے بہت سے فضلا مرکز کی تشکیل اور بعض مرکز سے رابطہ میں ہیں، گویا پانچ سال قبل جو افراد کی کمی تھی تو اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ نے دوسو کے قریب مناظرین پاکستان کو دے کر اس کمی دور کیا

اور آئندہ ہمارا پروگرام ایک سو طلبہ کے تخصص کرانے کا ہے۔ ان شاء اللہ

۲: دوسرا اہم کام جو اتحاد اہل السنۃ کی کاوشوں کا نتیجہ ہے وہ ہے لائبریریوں کا قیام۔ الحمدللہ! اس مختصر عرصہ میں جن شہروں میں ہماری لائبریریاں قائم ہوئی ہیں ان میں سرفہرست یہ مرکز کی عظیم الشان لائبریری ہے جہاں بنیادی ضروری کتب کا وسیع ذخیرہ موجود ہے۔ اسی طرح راولپنڈی، لاہور، گجرات، منڈی بہاؤ الدین، فیصل آباد، اوکاڑہ، جہانیاں منڈی، کہروڑ پکا وغیرہ میں بھی جماعتی اساس پر لائبریریاں قائم ہوئی ہیں ان سے اہل علاقہ بھی استفادہ کر رہے ہیں اور ہماری مذہبی و مسلکی ضروریات کو بھی پورا کیا جا رہا ہے۔

۳: فضلا جب یہاں سے تخصص پورا کر کے نکلتے ہیں تو ان کی صلاحیتوں سے استفادہ کرنے کے لیے جماعتی تشکیل کے مطابق انہیں مختلف علاقوں میں بھیجا جاتا ہے جن میں راولپنڈی فیصل آباد، سندھ کے علاقے، اوکاڑہ، لاہور وغیرہ جیسے شہر شامل ہیں فضلا اپنے متعلقہ علاقوں میں اٹھنے والے ہر فتنہ کی سرکوبی کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں، درس قرآن، درس حدیث، خطاب، وعظ و نصیحت اور مناظرہ و مباحثہ کے ذریعے لوگ ان کی خدمات سے استفادہ کر رہے ہیں۔ جماعت باقاعدہ ان کو وظائف دیتی ہے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتی ہے اور آئندہ بھی اس سلسلے کو آگے بڑھانے کے عزائم رکھتی ہے تاکہ بڑے بڑے شہروں میں عوام الناس کو علمی مسلکی مسائل میں دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

۴: پرنٹ میڈیا کے حوالے سے جن کاموں کی ضرورت تھی ان میں سرفہرست سہ ماہی مجلّہ قافلہ حق ہے جو اتحاد کی طرف سے مسلسل شائع کیا جا رہا ہے علما، طلبا کی علمی ضرورت کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ عوام الناس کے لیے بھی بہت مفید ہے اندرون و بیرون ملک ترسیل ہو رہا ہے مزید یہ کہ سالانہ ایڈیشن جن میں پورے سال کے رسائل موجود ہوتے ہیں وہ بھی چھپ کر مارکیٹ میں آچکے ہیں، ہمارا ارادہ ہے کہ آئندہ جنوری سے یہ رسالہ ماہانہ ہو جائے ان شاء اللہ۔ مستورات کے لیے مسلکی حوالے سے رہنمائی کا بہت بڑا فقدان تھا، تو بنات اہلسنت کے نام سے ہمارا دوسرا رسالہ چھپ کر اس کمی کو پورا کر رہا ہے۔

۵: فرق باطلہ مثلاً مماتیت نے اپنے عوام و طلبہ کے اذہان اپنے باطل نظریات کے مطابق ڈھالنے کے لیے چند چیزوں کا سہارا لیا ہے ان میں سے ایک دورہ تفسیر ہے۔

اس حوالے سے بہت کمی محسوس کی جا رہی تھی کہ ایسے دورہ تفسیر کا قیام عمل میں لایا جائے جس

میں نظریاتی ومسلکی حوالے سے صحیح رہنمائی موجود ہو، الحمدللہ اس کا آغاز یہاں مرکز سے کیا گیا حضرات امیر محترم (حضرت مولانا منیر احمد منور مدظلہ) خود تشریف لاتے ہیں اور ایک جم غفیر طلبہ کا اس دورہ تفسیر سے فیض یاب ہوتا ہے اسی طرح جامعہ حقانیہ لاہور میں بھی یہ دورہ تفسیر کامیابی سے ہو رہا ہے اس سال سے روالپنڈی میں بھی دورہ شروع کرنے کا ارادہ ہے جہاں دورہ تفسیر کا قیام ممکن نہ ہو وہاں آپ حضرات کم از کم پندرہ دن کا دورہ تحقیق المسائل قائم کر کے ہر فرقہ باطلہ کے متعلق عوام الناس کو آگاہ کریں۔

۶: ہمارا ایک بہت موثر اقدام صراط مستقیم کورس کی ترتیب ہے جس کا بنیادی مقصد اسکول، کالجز اور یونیورسٹی کے وہ طلبہ وطالبات جو پورا سال مدارس سے وابستہ نہیں رہ سکتے ان کی دینی رہنمائی کرنا ہے اور ان تک کی دعوت پہنچانا سکول وکالجز کی حد تک اس حوالے سے بہت کمی تھی جسے اتحاد اہل السنۃ نے پورا کیا چالیس اسباق پر مشتمل اس کورس میں روازنہ پانچ چیزیں ہیں: ایک آیت کریمہ، ایک حدیث، ایک عقیدہ، شرعی مسئلہ اور مسنون دعا۔ ہمارے کورس اور دیگر مروجہ کورسوں میں فرق یہ ہے کہ ہماری محنت کا مقصود اور **Target** عقائد ونظریات کی پختگی ہے۔

۷: من جملہ ان کورسوں کے ایک اہم کورس ''تحقیق المسائل کورس'' جس کا دورانیہ ہر انگریزی مہینے کی پہلی جمعرات ظہر سے لے کر ہفتہ کی ظہر تک ہے۔ اس کورس کا مقصد ان ملازمت پیشہ اور کاروباری حضرات کی رہنمائی کرنا ہے جن کا دل چاہتا ہے کہ عقائد ونظریات سیکھیں لیکن انہیں وقت نہیں ملتا۔

۸: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کی کارگزاری کے حوالے سے ایک اہم اقدام لٹریچر کی فراہمی ہے مختلف مسلکی عنوانات پر کتابچے، رسالے، پمفلٹ اور خوبصورت چارٹ عوام الناس کو مہیا کرنا جن سے انہیں اپنے عقائد ونظریات اور اعمال پر اطمینان قلبی ہو، اتحاد کا بڑا کارنامہ ہے۔ اسی طرح تقریری مواد آڈیو اور ویڈیو سی ڈیز کی صورت میں بھی عوام الناس تک پہنچایا جا رہا ہے۔

۹: انٹرنیٹ کی دنیا میں ہماری ویب سائٹ اپنے مسلک کی نمائندہ ویب سائٹ ہے جس میں مختلف عنوانات مثلاً: بیانات، مناظرے، سیمینارز، متفرق ویڈیوز، آڈیوز، قافلہ حق کے شمارے، اور مسلکی کتب وغیرہ موجود ہیں۔ **www.alittehaad.org** کے عنوان سے **Visit** کی جاسکتی ہے۔

مزید ''احناف میڈیا سروس'' کے نام سے ایک شعبہ قائم کیا ہے اس کا تفصیلی تعارف مذکورہ ویب سائٹ پر موجود ہے'' احناف میڈیا سروس'' کی اپنی مستقلا ویب سائٹ تیار ہو رہی ہے

"www.ahnafmedia.com" مارچ کے آخر تک تیار ہو کر لانچ ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ

۱۰: اتحاد کے زیر اہتمام ایک قابل قدر کام ''احناف ٹرسٹ'' کا قیام بھی ہے جس کا بنیادی مقصد غریبوں، مستحقوں، بیواؤں اور یتیموں کی مدد کرنا ہے جو ساتھی دور دراز کے پسماندہ علاقوں میں مسلکی حوالے سے کام کر رہے ہیں ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا لائبریریوں کا قیام اور آفات سماوی (سیلاب زلزلہ وغیرہ) کے مواقع پر اپنی خدمات پیش کرنا ہے، اس ٹرسٹ کے ذریعے اس سال سیلاب کے موقع پر بہت سے شہریوں میں 20 سے 22 لاکھ کی امداد پہنچائی گئی ہے۔ الحمدللہ

۱۱: مستقبل میں ہمارا ارادہ ٹی چینل کا ہے جو پوری دنیا میں مسلک دیوبند کا نمائندہ چینل ہوگا، اس کے قیام کے لیے **Paper Works** ماہرین کی نگرانی میں مکمل کر لیا گیا ہے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اس کے لیے وسائل مہیا فرمائیں گے تو عنقریب اس کا اجرا ہوگا۔

۱۲: ہمارا ارادہ ہے کہ امام ابوحنیفہ کے نام سے ایک انٹرنیشنل کانفرنس بلائی جائے جس میں پوری دنیا سے مشائخ بلائے جائیں جن میں شوافع، حنابلہ اور مالکیہ بھی شامل ہوں اسلامی ممالک کے سفراء، سیاسی، مذہبی جماعتوں کے قائدین بھی مدعو ہوں تاکہ دنیا کو یہ بتایا جا سکے کہ حنفیت بہت بڑی طاقت ہے اس کے لیے مجوزہ مقام انٹرنیشنل کنونشن سینٹر اسلام آباد ہے۔ جہاں بین الاقوامی سطح کے کنونشن ہوتے ہیں۔ جماعتی پالیسی کے تحت پہلے پانچ سال ہم چھوٹے لیول پر یہ پروگرام ترتیب دیں گے جن کی پہلی کڑی گزشتہ سال کا ''امام ابوحنیفہ سیمینار'' ہے۔ امسال بھی 19 جون کو فیصل مسجد کے نزدیک الدعوۃ اکیڈمی میں ''امام ابوحنیفہ سیمینار'' کا ارادہ ہے جس میں وکلاء پروفیسرز، ڈاکٹرز اور سماجی شخصیات مدعو ہوں گے، چھٹے سال ان شاء اللہ ہم یہ پروگرام انٹرنیشنل کنونشن سینٹر میں کریں گے۔

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو

روداد مناظرہ عید میلا دالنبی ﷺ

ادارہ

ضلع کوہاٹ کے نواحی علاقہ شیخان میں اہل بدعت ایک عرصہ سے اہل حق کے خلاف چیلنج بازی کا سلسلہ شروع کیے ہوئے تھے، جس کی وجہ سادہ عوام کو اپنے جال میں پھنسانا اور لوگوں کو حق سے ہٹا کر شکوک وشبہات اور خرافات پر مبنی خودساختہ ''دین رضاخانی'' میں داخل کر کے حقیقت میں تقلید امام ابوحنیفہ سے لوگوں کو (جو پکے حنفی تھے) بیزار کرنا تھا، لیکن مشیت ایزدی کو منظور کچھ اور تھا کہ اپنی کے ہاتھوں ان کے سر پٹوانا جیسے ہر فرعون کے مقابل موسیٰ آیا ہر باطل کا مقابلہ حق اور اہل حق نے کیا ہے۔ 15 مارچ بروز منگل 2011ء کا سورج اہل حق کے لیے فتح کی نوید بن کر طلوع ہوا تو ساتھ ہی اہل بدعت کی ذلت ورسوائی اور شکست فاش کا بھی پیغام مضمر تھا جس کو وہ خود ہی محسوس کر رہے تھے اور اپنی فضیحت سے بچنے کے لیے طرح طرح کی لاحاصل کوششیں کیں، مثلاً مقررہ مقام مناظرہ سے انکار، ڈیڑھ گھنٹہ تاخیر سے مناظرہ کے لیے آنا وغیرہ لیکن تقدیر میں لکھا کب ٹلتا ہے بالآخر وہ رسوا کن لمحات آگئے جو اہل بدعت کی موت کا پیغام بن کر چند لمحوں میں بدعت کے وجود کو بے حرکت بنا کر اہل حق کی خوشی کو دوبالا کر گئے۔

مناظرہ اہل بدعت مولوی زرولی بریلوی کے گھر شروع ہوا جس میں اہل السنۃ والجماعۃ الحنفیہ الدیوبندیہ کی طرف سے صدر مناظر! ترجمان مسلک احناف حضرت مولانا مقصود احمد سکھیرا، مناظر حضرت مولانا محمد ابوایوب قادری جھنگوی، معاونین مناظرہ مولانا محمد صفدر عباسی اور بھائی محمد سفیان جھنگوی تھے جب کہ اہل بدعت بریلویہ کی طرف صدر مناظر مولوی محمد یونس قادری، مناظرہ محمد اعظم اشرفی اور معاون مناظر مولوی عبدالکریم جلالی وغیرہ تھے، پہلے صدر مناظرین کی بات دعویٰ جواب دعویٰ وشرائط کی تنقیح پر چلی تو بریلوی مناظر نے ایک سوال اٹھایا کہ جواب دعویٰ دعویٰ سے بڑا ہوتا ہے اس پر دلیل......

اہل السنۃ دیوبندی صدر مناظر نے اس بات کو قرآن پاک سے ثابت کرتے ہوئے دو آیتیں پیش کیں اور بطور تائید بریلیوں کی تفسیر ''التبیان'' سعیدی سے حوالہ پیش کرنا تھا کہ حضرات بریلوی کے کھلے چہرے

مرجھا گئے اور ان کی خوشیوں پر صف ماتم بچھ گیا اور دلیل کی تعریف کرنے کا مطالبہ کیا جس کا جواب پورے مناظرہ میں بریلوی حضرات سوائے منہ لٹکانے کے نہ دے سکے اور بھی بہت کچھ...... جو مناظرہ کو ہاٹ سی ڈیز میں دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے صدور کی باہمی گفتگو کے بعد مناظرہ کی کچھ حاجت تو نہ تھی کیونکہ اہل بدعت صدر مناظر کتنی اور کیسی تیاری کر کے آئے یہ سب واضح ہو گیا کہ سوائے شوروشغب اور جھوٹ بولنے کے قرآن وحدیث نے ان کے مدعیٰ پر یکسر ان کا ساتھ نہ دیا اور دیتا بھی کیسے؟

کیونکہ تعلیمات الٰہیہ دنیوی تو بدعات کے شجرہ خبیثہ کے استیصال کے لیے آئیں تھیں نہ کہ بدعات کے اثبات وفروغ کے لیے صدور کے درمیان طویل گفتگو کے بعد جب باقاعدہ مناظرہ شروع ہوا تو اہل بدعت مناظر اعظم اشرفی نے اپنے مدعی پر قرآن سے سہارا لینے کی کوشش کی تو اہل السنۃ مناظر مولانا محمد ابوایوب قادری جھنگوی نے کہا کہ آج آپ قرآن کو ہاتھ نہیں لگا سکتے کیونکہ ''تم تو کتے پر قرآن کے نازل ہونے کے قائل ہو'' اس قرآن کے منکر ہو دیکھیے (مقیاس حنفیت ص 223 از مولوی محمد عمر اچھروی بریلوی) اہل بدعت مناظر بخاری سے روایت پڑھنے لگا تو اس پر نقض ہوا کہ اس کو بھی آپ ہاتھ نہیں لگا سکتے کیونکہ ''امام بخاری کو تم نے گستاخ رسول لکھا ہے تو پھر گستاخ رسول کی لکھی کتاب سے حوالہ کیسے؟'' (دیکھئے انوار شریعت ص 502)

بہرحال! اہل السنۃ مناظر نے ایک تمہید ایسی قائم کی جس سے اہل بدعت کے تمام تر دلائل ھباء منثورا ہو کر ان کے ہاتھوں سے نکل گئے اور اہل بدعت تاسف کے ہاتھ ملنے لگے اور کرتے بھی کیا؟ اہل السنہ مناظر نے کہا کہ آخر قرآن وحدیث کا پیش کردہ مطلب ومفہوم حضور اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہل لسان ہونے کے بوجود کیوں نہ سمجھے؟ انہوں نے جلوس کا حکم کیوں نہ دیا اور خود اس جلوس کو کیوں نہیں نکالا؟ مروجہ جشن وجلوس کیوں نہ منایا؟ پوری رضا خانی امت اس کا جواب دینے سے آج تک قاصر ہے۔ پھر مزید یہ کہ میلاد (ولادت) بشر کا ہوتا ہے نور کا نہیں ہوتا۔ تو یہ عنوان ''میلاد النبی'' مان کر تم تو اپنے عقیدہ نور نبی سے ہاتھ دھو بیٹھے جبکہ تمہارے اکابر نے لکھا ہے کہ جو حضور علیہ السلام کو بشر کہے وہ کافر ہے دیکھیے خزائن العرفان ص 4، نور العرفان ص 636 تحفظ عقائد اہل السنہ ص 675، تفسیر نعیمی ص 128 مقیاس

نورص 24,36 رشد الایمان 45 وغیرہ نور کا میلاد ثابت کرو؟ یا بشریت رسول کا اقرار کرو؟ تو اہل بدعت نے بشریت رسول کا اقرار کیا......اور کیسے نہ کرتے؟؟؟

تو آج میلاد کا اثبات تو کیا اپنے ایمان کو بچانے اور ثابت کرنے کی ضرورت ہے تو اس پر اہل بدعت دم بخود ہوکر **فبهت الذى كفر** کا نقشہ پیش کرنے لگے مزید اہل السنۃ مناظر مولانا ابو ایوب نے کہا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی ''**الغنیه**'' میں ولادت النبی کے بارے لکھا ہوا ہے کہ 10 محرم کو حضور علیہ السلام پیدا ہوئے۔تو اہل بدعت نے غنیۃ الطالبین کا شیخ کی تصنیف ہونے سے صاف انکار کر دیا اس پر اہل السنۃ مناظر نے کہا شیخ جیلانی کے نام پر گیارہویں کا دودھ اکٹھا کرنے والو تمہارے اپنے کہہ رہے ہیں کہ یہ کتاب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی ہے دیکھئے انوارِ ساطعہ ص486,489 مقیاس حنفیت ص153 وغیرہ اور شیخ جیلانی رحمہ اللہ کی بات کا انکار دین و دنیا کی بربادی ہے جیسے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے لکھا دیکھئے فتاویٰ رضویہ ج۷ص573،تو شیخ کی ولادت النبی والی بات نہ مان کر تمہاری دنیا بھی برباد اور آخرت بھی برباد۔مزید برآں اس جلوس میلاد النبی ﷺ کی ابتداء کب؟اور کیوں ہوئی؟ یعنی کن لوگوں کی دیکھا دیکھی ہوئی؟اس میں خرافات و مفاسد کیا ہیں؟

امر مباح مفاسد کی وجہ سے کیا حکم رکھتا ہے؟اہل بدعت نے اپنے شیخ الاسلام طاہر القادری کا انکار کیا،آخر کیوں؟ پیر نصیر الدین کا بھی انکار کیا،آخر کیا قصور تھا جس کی سزا اس کے مرنے کے بعد دی گئی؟ فتاویٰ رضویہ ج4 ص440 میں لکھا ہے کہ خنزیر حلال ہے پاک ہے کیوں؟ اور اہل السنۃ صدر مناظر اور مناظر کے سوالات و اعتراضات و مطالبات کا اہل بدعت کب قرض چکائیں گے؟ اور وہ مطالبات کیا تھے؟اس کے علاوہ اور بہت کچھ جو ہر قاری کی خواہش ہے کہ اس سارے منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھے وہ سب آپ کو مل پائے گا کوہاٹ مناظرہ سی ڈیز میں دیکھیں اور تجزیہ کریں کہ کون جیتا کون ہارا؟

اللہ رب العزت حق سمجھ کر حق پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور تقلید امام اعظم ابوحنیفہ سے بیزار لوگوں کو ان کی تقلید کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

ایک شریعت چار امام

مولانا محمد عاطف معاویہ

امت محمدیہ پر اللہ تعالیٰ نے بے شمار انعام فرمائے ہیں ان میں سے سب سے بڑا انعام افضل الانبیاء خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی ہے یہ اللہ کا ایسا انعام ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''یہ انعام دے کر میں نے مومنین پر احسان کیا ہے۔''

خوش قسمت قوم اپنے اوپر ہونے والے احسان اور انعام کی قدر کرتی ہے اس کی حفاظت کرتی ہے انعام کی قدر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مزید انعامات سے نوازتے ہیں اس امت کی بھی یہ خوش قسمتی ہے کہ ہر دور میں امت کے برگزیدہ افراد نے اس انعام خداوندی کی حفاظت کی ہے۔ آقا نامدار کی ذات کی بھی حفاظت کی ہے اور آپ کی بات اور عمل کی بھی حفاظت کی ہے آپ کے ہر فرمان اور عمل کو امت تک پہنچایا ہے۔

پیغمبر کے فرمان کی حفاظت کی دو صورتیں ہیں:

۱: الفاظ کی حفاظت ۲: معانی اور مطالب کی حفاظت

ان دونوں کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ نے دو جماعتوں کو پیدا فرمایا الفاظ کی حفاظت کے لیے حفاظ و محدثین کا انتخاب فرمایا اور معانی کی حفاظت کے لیے مجتہدین اور فقہاء کو منتخب فرمایا مجتہدین اور فقہاء الفاظ حدیث میں غور و فکر کر کے اس میں مذکورہ اصول کو سامنے رکھ کر پیش آنے والے اجتہادی مسائل کو حل کرتے ہیں اور یہ اجتہاد بھی اس امت پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے ایسا انعام جس پر رسول اکرم ﷺ نے خوش ہو کر اللہ کی تعریف اور شکر فرمایا ہے کہ جب آپ نے حضرت معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو پوچھا جب کوئی مقدمہ پیش آئے گا تو فیصلہ کس طرح کرو گے فرمایا کتاب اللہ سے حضور ﷺ نے پوچھا اگر مسئلہ قرآن تجھے نہ ملے تو پھر فرمایا حضور ﷺ کی سنت سے حل کروں گا آپ نے فرمایا اگر سنت میں بھی تجھے نہ ملے تو پھر فرمایا: حضور پھر میں اجتہاد کروں گا اجتہاد میں کوتاہی نہ کروں گا۔ یہ سن کر آپ علیہ السلام نے حضرت معاذ کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا: '' الحمدلله الذی وفق رسول رسول الله لما یرضی رسول الله.''

(سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۵۰۵ کتاب القضاء باب اجتهاد الرای فی القضاء)

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے رسول کے قاصد کو وہ بات کرنے کی توفیق دی جس سے اللہ کے رسول کو خوشی ہوئی۔

فائدہ: اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد علامہ وحید الزمان (غیر مقلد) اس کی تشریح کرتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ غیر منصوص مسائل میں اجتہاد اور قیاس جائز ہے اس کی دلیل یہی حدیث ہے۔

(مترجم سنن ابوداؤد ج ۳ ص ۶۴)

اور اہل السنّت والجماعت بھی یہی کہتے ہیں کہ غیر منصوص مسائل اور نصوص متعارفہ مسائل میں اجتہاد کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ اجتہاد ایسا انعام ہے کہ اس میں غلطی ہو جانے پر بھی مجتہد کو ایک اجر ضرور ملتا ہے **کما قال رسول اللہ ﷺ اذا حکم الحاکم فاجتهد فاصاب فله اجران واذا حکم فاجتهد ثم اخطأ فله اجر.**

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۹۲ باب اجر الحاکم اذا جتهد فاصاب او اخطأ)

اجتہادی مسائل میں مجتہد اور فقیہ اصولوں کی روشنی میں اجتہاد کرتا ہے اور عامی غیر منصوص یا منصوص متعارض مسائل میں مجتہد کی تقلید کرتا ہے یہ بات حضور علیہ السلام کے زمانہ سے چلی آرہی ہے چنانچہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ، میاں نذیر حسین دہلوی کے حوالہ سے لکھتے ہیں: ”زمانہ صحابہ سے لے کر زمانہ اصحاب مذاہب تک یہی چال تھی کہ بدوں تخصیص ایک مذہب کی تقلید کیا کرتے۔“

(معیار الحق ص ۵۹ بحوالہ تجلیات صفدر ج ۵ ص ۳۷۱)

حضرت معاذ کے حوالہ سے حدیث گزر چکی ہے کہ وہ یمن گئے اور یمن والے آپ کے قول بات اور فتویٰ کو مانتے تھے اور دلیل کا مطالبہ نہیں کرتے تھے آپ کو اپنا مقتدیٰ سمجھتے تھے۔

حضور علیہ السلام کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں کچھ حضرات اجتہاد کرتے تھے باقی ان کی تقلید کرتے تھے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ثم انهم تفرقوا فی البلاد وصار کل واحد مقتدی ناحیة من النواحی

(الانصاف ص ۲۲)

کہ صحابہ کرام مختلف شہروں میں چلے گئے اور ہر علاقہ میں ان میں سے ایک مقتدا بن گیا لوگ ان صحابہ رضی اللہ عنہم کی بات کو مانتے تھے تقلید کرتے تھے چنانچہ مکہ کے مجتہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، مدینہ

کے حضرت زید بن ثابت،کوفہ کے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما،یمن کے حضرت معاذ اور بصرہ کے حضرت انس رضی اللہ عنہ تھے یہ حضرات غیر منصوص مسائل میں اجتہاد کرتے باقی لوگ ان کی تقلید کرتے تھے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد تابعین رحمہ اللہ کا زمانہ آیا تو اس میں بھی ہر علاقہ میں مجتہد اور فقیہ کی غیر منصوص مسائل میں تقلید کی جاتی تھی چنانچہ امام موفق بن احمد المکی نقل کرتے ہیں کہ حضرت عطاء ہشام بن عبدالمالک کے پاس گئے تو ہشام نے پوچھا کہ آپ شہروں کے علماء کو جانتے ہیں؟ عطاء نے فرمایا جانتا ہوں تو ہشام نے مختلف شہروں کے فقہاء کے بارے میں سوال کیا تو حضرت عطاء نے جواب دیا کہ مدینہ کے فقیہ نافع ہیں، مکہ کے فقیہ عطاء بن ابی رباح ہیں، یمن کے فقیہ طاؤس بن کیسان ہیں، یمامہ کے فقیہ یحیی بن ابی کثیر ہیں، شام کے فقیہ مکحول ہیں، جزیرہ والوں کے فقیہ میمون بن مھران ہیں، خراسان کے فقیہ ضحاک بن مزاحم ہیں، بصرہ کے فقیہ حضرت حسن بصری اور محمد ابن سیرین ہیں اور کوفہ کے فقیہ ابراہیم نخعی ہیں۔

(مناقب الامام الاعظم ص۸،۷)

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ سے ہی غیر منسوص مسائل میں اجتہاد اور تقلید ہوتی تھی کوئی شخص بھی اس کا منکر نہیں تھا۔جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لان الناس لم یزالوا عن زمن الصحابة الی ان ظهرت المذاهب الاربعة یقلدون من اتفق من العلماء من غیر نکیر من احد یعتبر انکاره ولو کان ذالک باطلا لانکروه.

(عقدالجید ص۱۶)

کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ سے لے کر چاروں مذاہب کے ظہور تک علماء میں سے جس پر لوگ متفق ہوجاتے ہیں ہمیشہ اس کی تقلید کرتے رہے کوئی ایک بھی اس کا منکر نہیں تھا کسی ایک نے اس کا ایسا انکار نہیں کیا جو انکار قابل اعتبار ہوا گر تقلید باطل ہوتی تو لوگ اس کا ضرور انکار کرتے تو حضرت شاہ صاحب نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ سے لے کر مذاہب اربعہ کے ظہور تک ''لم یزالوا'' کے لفظ سے تقلید کا تسلسل بیان فرمایا ہے کہ تقلید ہر دور میں رہی ہے۔لیکن ائمہ اربعہ رحمہ اللہ سے پہلے والے حضرات فقہاء کی فقہ اور اجتہادی مسائل چونکہ مدون اور مرتب نہیں تھے حضرات ائمہ اربعہ نے ان مسائل اور فقہ کو مرتب کرایا

اس لیے اسلامی ممالک میں ان حضرات کی فقہ رائج ہوئی اور پہلے والے حضرات کی فقہ اب انہیں چار میں آ گئی چنانچہ حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ثم اندرجت مذاهب الائمة المعتبرة.

(نقض المنطق ص ۱۴۵ بحوالہ الکلام المفید ص ۱۱۹)

ترجمہ: پھر ان حضرات کے مذاہب ائمہ معتبرین کے مذاہب کے تحت درج ہو گئے ہیں اب غیر منصوص اور اجتہادی مسائل میں ان ائمہ اربعہ سے کسی ایک کی فقہ رائج ہو اس کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

فان كان انسان جاهل فی بلاد الهند او فی بلاد ماوراء النهر وليس هناک عالم شافعی ولا مالکی ولا حنبلی ولا کتاب من کتب هذه المذاهب وجب عليه ان يقلد المذاهب ابی حنيفة ويحرم عليه ان يخرج من مذهبه.

ترجمہ: اگر ہندوستان یا ماوراء النہر من کوئی انسان جاہل ہو اور اس شہر میں نہ تو کوئی شافعی، مالکی، حنبلی مذہب کا عالم ہو اور نہ ہی ان مذاہب کی کوئی کتاب ہو تو جاہل پر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب کی تقلید واجب ہے اس سے نکلنا حرام ہے۔

(الانصاف ص ۶۹)

ان حضرات کے بعد مجتہد مطلق تو نہیں آئے گا باقی پیش آنے والے نئے غیر منصوص مسائل میں ہر مسلک کے علماء اصولوں کی روشنی میں ان مسائل کو حل کریں گے اب ان چار ائمہ کی مدون کی ہوئی فقہ پر عمل کرنا نجات کا ذریعہ ہے جہاں پر جس امام کی فقہ رائج ہو اس پر عمل ضروری ہے اس فقہ کو چھوڑنا گمراہی ہے چنانچہ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں:

ولما اندرست المذاهب الحقة الاهذه الاربعة كان اتباعها اتباعا للسوادالاعظم والخروج عنها خروجاعن السواد الاعظم.

(عقد الجید ص ۱۹)

ترجمہ: جب ان چار مذاہب کے علاوہ باقی مذاہب حقہ مٹ گئے ختم ہو گئے تو اب ان چار کی اتباع

سواد اعظم کی اتباع ہوگی اور ان سے خروج سواد اعظم سے خروج ہوگا تو جب باقی حضرات کے مذاہب مٹ گئے صرف چار باقی رہ گئے تو اب ان میں سے کسی ایک پر عمل کرنے ہی میں مصلحت ہے جیسا کہ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں ہیں:

اعلم ان فی الاخذ بھذہ المذاھب الاربعة مصلحة عظیمة وفی الاعراض عنها کلها مفسدة کبیرة.

(عقد الجید ص ۱۸)

ترجمہ: جان لے کہ ان چاروں مذاہب کے لینے میں بہت بڑی مصلحت ہے اور ان سب سے اعراض کرنے میں سب کو چھوڑنے میں بہت بڑا افساد اور خرابی ہے۔ حضرت شاہ صاحب دوسرے مقام پر ان حضرات کی فقہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ان ھذہ المذاھب الاربعة المدونة قداجتمعت الامة اومن یعتد بہ منها علی جواز تقلید الی یومنا ھذا وفی ذالک من المصالح ما لایخفی لاسیما فی ھذہ الایام التی قصرت فیها الھمم واشربت النفوس الھوی واعجب کل ذی رای برایہ

(الانصاف ص ۹۷)

ترجمہ: یہ جو چار مذاہب مدون ہیں ان کی تقلید کے جائز ہونے پر امت کے ایک معتد بہ حصہ کا آج تک اجماع چلا آ رہا ہے اور ان کی تقلید میں وہ مصلحت نہیں خصوصاً آج کے زمانہ میں کہ جب ہمتیں کم ہوگئیں نفوس میں خواہشات رچ بس گئیں اور ہر ذی رائے شخص اپنی رائے پر فخر کرنے لگا ہے تو اس دور میں ان چار میں سے کسی ایک کی تقلید کرنا ضروری ہے اس میں بڑی مصلحت ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے اوپر ہونے والے انعامات کی قدر کرنے، ان پر شکر کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور حضرات محدثین مجتہدین فقہاء رحمۃ اللہ علیہم اور ان علماء کو جزائے خیر عطا فرمائیں جنہوں نے محنت کر کے دین کو محفوظ کر کے ہم تک پہنچایا ہے۔

آمین بجاہ النبی الکریم

مشتری ہوشیار باش!!!

مولانا محمد کلیم اللہ

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ کو اللہ پاک نے جن جامع صفات سے نوازا ہے وہ بہت کم کسی میں یکجا ہونگی بیک وقت احناف بلکہ اہل السنۃ والجماعۃ کے وکیل ہیں تو ایک شعلہ نوا خطیب بھی ہیں، آپ صاحب قلم ہیں اور آپ کی تحقیق رقم قلم نے باطل کے خرمن پر جو بجلیاں گرائیں ہیں آج بھی باطل کے خیموں سے اٹھنے والے دھویں کے بگولے اس پر دلالت کر رہے ہیں۔ تصوف وطریقت کے سلاسل اربعہ میں منتھی بھی ہیں۔ آپ جہاں ایک طرف مسلکی اور تحقیقی جماعت کے قائد ہیں تو وہاں آپ کا اپنے اکابر سے نیاز مندانہ رویہ موجودہ دور کے قائدین کی صف میں آپ کو ممتاز رکھتا ہے۔ عالمی مسائل پر جہاں کڑی نظر رہتی ہے تو وہاں گھریلو مسائل کو بھی کسی اور کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑتے بلکہ احسن انداز میں تمام مسائل کو حل کرنے کی مومنانہ فراست آپ کے چہرے سے ٹپک رہی ہوتی ہے............

قصہ کوتاہ!!! آپ کے مسلکی خلوص کا یہ عالم ہے کہ آپ زمین پر نہیں بلکہ اہل اسلام کے دلوں میں بستے ہیں لوگ آپ پر جانیں نچھاور کرنا اپنی سعادت اور خوش بختی سمجھتے ہیں مثبت انداز میں اپنے عقائد ونظریات اور مسائل ودلائل کی تعلیم اہل السنۃ والجماعۃ سے وابستہ افراد کے لیے آپ کا طریقہ کار مشعل راہ ہے اور باطل پر چھائی ہوئی پرچھائیاں اور ان کے بجھے ہوئے لٹکتے چہرے، بے بسی میں حواس باختہ، معطل الاذہان اور مفقود العقل شیطانی چیلے جب دلائل کے میدان میں ناکام ہوئے تو اور حیلے بہانے تراشنے لگے اور چند نامکمل اخباری تراشوں کا سہارا لے کر آپ کے کاز اور مشن میں روڑے اٹکانے لگے۔ لیکن! آواز سگاں سے قافلے کب رکے تھے، جواب رکیں گے؟؟؟

گزشتہ سال 2010 میں مورخہ 23 جنوری کو ایک متعصب کالم نگار مماتی ملاں ہمارے ایک موقر اخبار ''روزنامہ اسلام'' میں بے اعتدالی کی راہ چلتے ہوئے ''اعتدال'' کی ترغیب دیتے ہوئے اول فول کہہ گیا جسے بعد میں پورے ملک میں باطل نے اپنا ہتھیار بنانے کی کوشش کی۔ لیکن بے سود......اس لیے کہ 27 جنوری 2010 کو ادارہ نے اس پر اعتذار لگایا اور اس نادانستہ دل آزاری پر معذرت بھی کی۔ لیکن باطل کے پیروکار آج بھی لاتقربوا الصلوۃ کو تو پیش کرتے ہیں آگے والے حصے کو پیش نہیں کرے

۔پورے ملک میں باطل نے یہ اودھم مچا رکھی ہے کہ وہ 23 جنوری 2010 والا اخباری تراشا اٹھا کر مسلسل فتنے اور فساد کو فروغ دے رہا ہے اس کے سد باب کے لیے ہم نے وہ اخباری تراشے قافلہ حق میں نقل کر دیے ہیں تا کہ قارئین خود فیصلہ کریں کہ بت فروش کون ہے اور بت شکن کون ہے؟؟ پہلے 23 جنوری 2010 کو روز نامہ اسلام میں شائع ہونے والا متعلقہ حصہ پڑھیں اس کے بعد 27 جنوری 2010 کو اس پر جو ادارہ روز نامہ اسلام کا معذرت نامہ ہے وہ پڑھیں اور پھر جامعۃ الرشید میں مولانا کا تخصصات کے طلباء میں بیان کی خبر واگزار کریں اور آخر میں مولانا کا وہ تفصیلی انٹرویو جو روز نامہ اسلام کی ٹیم نے لیا ہے اسے بھی ضرور پڑھیں۔فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔بالترتیب ملاحظہ فرمائیں

23 جنوری 2010: پنجاب میں اس وقت الیاس گھمن نامی ایک خطیب بھی بڑے جوشیلے انداز میں چند ایک غیر مضر مکتبی اختلافات چوراہوں اور بازاروں میں اچھال رہے ہیں، ہم اس قسم کے نزاعی مسائل میں کوئی سوچی سمجھی رائے نہیں رکھتے ہیں اور نہ اسے ضروری سمجھتے ہیں، ممکن ہے ان کا ہی موقف درست ہو مگر یہ وقت اس قسم کے لایعنی مباحث و مسائل چھیڑنے کا نہیں ہے مجھے ایک معتبر ذریعے سے یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ مولانا کو جیل سے اس شرط پر رہائی ملی ہے کہ وہ دیوبندی مکتب فکر میں ان مدرسی اختلافات کو ہوا دینے کے ایجنڈے پر کام کریں گے چنانچہ ان کی ساری توانائیاں اس کے لیے صرف ہو رہی ہیں اور ان کی اپنی مسلمانی اور دوسروں کی نامسلمانی کے دعوے داروں کا حال بقول اقبال یوں ہے کہ:

دل ہے مسلماں ، میرا نہ تیرا
تو بھی نمازی میں بھی نمازی
میں جانتا ہوں انجام اس کا
جس معرکے میں ملا ہو غازی

27 جنوری 2010: (اعتذار)

روز نامہ اسلام کے 24,23 جنوری کے شماروں میں ''سفر نامہ دھرتی ماں کے ساتھ'' میں وسعت نظر اور اعتدال کی ترغیب کے ضمن میں بعض اکابر علماء کے طرز عمل پر تنقید کی گئی ہے۔ادارے کی ہرگز یہ پالیسی نہیں ہے، چنانچہ اس سفر نامہ کی اشاعت کو فوری طور پر روک دیا گیا ہے اور متعلقہ عملے کو بھی

تنبیہ کی گئی ہے۔ادارہ اس نادانستہ دل آزاری پر حضرات علماء کرام اوران کے متوسلین سے معذرت خواہ ہے۔ادارہ

16 جنوری 2011: ملک نازک ترین دور سے گزر رہا ہے: مولانا محمد الیاس گھمن

کراچی (پ ر) وطن عزیز تاریخ کے نازک ترین دور سے گزر رہا ہے علماء کرام کو عملی میدان میں نکل کر کام کرنا ہوگا مغربی شر پسند عناصر کی سازشوں کو خاک میں ملاتے ہوئے پاکستان اور دین حنیف کی حفاظت کرنی ہوگی جب کہ اس وقت ساری خفیہ طاقتیں اور تمام فرقہ باطلہ دین اسلام کا چہرہ مسخ کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہ اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب ہوسکیں لیکن عوام الناس کو صحیح راستہ فراہم کرنا علماء کرام اور مدارس کی ذمے داری ہے۔ان خیالات کا اظہار معروف عالم دین مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ نے جامعۃ الرشید میں اسپیشل کورسز کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے کہا کہ حنفی مسلک اعتدال کا مسلک ہے اور اس وقت پوری دنیا میں اس پر عمل پیرا افرد کی تعداد سب سے زیاد ہے لیکن کچھ گمراہ کن طاقتیں مسلک حنفی کی تصویر کو مسخ کر کے اپنے غلط عقائد کی اشاعت میں مصروف عمل ہیں جن کو روکنا حکومت اور علمائے کرام کے ذمے داری ہے مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ کی جامعۃ الرشید آمد پر مفتی ابولبابہ شاہ منصور، مولانا سید عدنان کاکا خیل، مولانا انور غازی ، مفتی فیصل احمد، عبدالمنعم فائز، مولانا احسان الحق تبسم اور دیگر اساتذہ کرام نے استقبال کیا اوران کا شکریہ ادا کیا۔

7 فروری 2011: اکابر کے حکم پر عقائد کی اصلاح شروع کی

انٹرویو: محمد عبداللہ ساجد۔محمد امیر معاویہ

(اتحاد اہل السنّت والجماعت کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد الیاس گھمن کا روزنامہ اسلام سے گفتگو)

اسلام نے عقائد کی اصلاح پر بہت زور دیا کیونکہ عقیدہ ہی وہ بنیادی چیز ہے جس کے درست ہونے پر اللہ تعالیٰ اپنی رضا اور خوشنودی کے فیصلے فرماتے ہیں اور دنیا اور آخرت میں کامیابیوں اور کامرانیوں کے فیصلے فرماتے ہیں اور دنیا اور آخرت میں کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازتے ہیں بدقسمتی سے برصغیر میں انگریز کا بویا ہوا فرقہ واریت کا بیج آج تن آور درخت بن کر سامنے آچکا ہے۔پاکستانی قوم فرقہ واریت کے ناسور میں جکڑی جارہی ہے اور عقائد کی بگاڑ کے لیے نت نئے فتنے سر اٹھارہے ہیں

عقائد کی اصلاح کے لیے اور امت میں اتحاد کی راہ ہموار کرنے کے لیے متکلم اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن ناظم اعلیٰ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ انتہائی سرگرم ہیں چند روز پہلے وہ جامعۃ الرشید تشریف لائے جامعہ کے صحافت کے شرکاء نے آپ سے خصوصی انٹرویو کیا جو نذر قارئین ہے۔

سوال: مولانا! آپ کا مختصر تعارف کیا ہے؟

جواب: 1969ء میں میری پیدائش ہے پرائمری تک میں نے اپنے گاؤں میں پڑھا مڈل سے فراغت کے بعد میں نے اپنے والد صاحب سے حفظ قرآن کریم شروع کردیا۔ سترہ پارے والد صاحب کے پاس پڑھے اس کے بعد تقریباً 1982ء کے بات ہوگی جب میں گکھڑ منڈی جامع مسجد بوہڑ والی ضلع گوجرانوالہ میں امام اہل السنّت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کے ہاں چلا گیا وہاں آزاد کشمیر کے قاری عبداللہ صاحب تھے ان کے پاس قرآن کریم حفظ کیا پھر درجہ اولیٰ سے درجہ ثالثہ تک جامعہ بنوریہ سائٹ ٹاؤن کراچی میں پڑھا اور درجہ رابعہ، خامسہ اور سادسہ جامعہ امدادیہ فیصل آباد میں پڑھے پھر جلالین والے سال افغان جہاد شروع ہو گیا۔

دو ماہ تک مشکوۃ والا سال جامعہ خیر المدارس ملتان میں پڑھا باقی سال جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد چلا گیا دورہ حدیث شریف کے بعد 1993ء میں میرا پہلا سفر جنوبی افریقہ کا تھا اور زیمبیا میں دو ماہ تدریس کی اور مختلف اسباق پڑھائے پھر اپنے اسفار کی وجہ سے مجھے واپس آنا پڑا اور 1993ء سے 1996ء تک میری ساری سرگرمیاں تحریکی رہیں اور 1994ء میں حرکۃ الجہاد الاسلامی اور حرکۃ المجاہدین کا اتحاد ہوا حرکۃ الانصار کے نام سے مجھے پنجاب کا امیر مقرر کردیا گیا 5 اگست 1994ء کو سرگودھا میں ایک قتل کے سلسلے میں مجھے گرفتار کیا گیا دو سال تک میں جیل میں رہا۔ الحمدللہ عدالت نے مجھے باضابطہ طور پر بری کیا۔

1999ء میں دوبارہ گرفتار ہو گیا سالوں پرانے کیس میں۔ تین سال قید کاٹ کر الحمدللہ اس کیس سے بھی باعزت طور پر بری ہوا پھر میں نے اپنی علمی تحریکی زندگی کا آغاز 7 اکتوبر 2002ء سے کیا میں جیل سے یہ فیصلہ کر کے آیا تھا کہ باہر جا کر عقائد و مسائل کی اصلاح کے لیے تحریکی صورت میں تجدیدی قسم کا کام کرنا ہے سب سے پہلے میں نے اس کے لیے اپنے گاؤں کا انتخاب کیا اپنے گاؤں میں ''صراط مستقیم کورس'' شروع کیا۔ اسکول و کالج کے طلباء کے لیے انہی دنوں میں جامعۃ الرشید میں اسی قسم کا سمر

کورس شروع ہو رہا تھا اس لیے میں باقاعدہ طور پر حضرت مفتی محمد صاحب سے رابطہ میں رہتا تھا میرے ذہن میں تھا کہ پانچ پانچ سال کی بچیوں اور بچوں کی ذہنی اور فکری تربیت کروں گا اور چھوٹے بھائی کو اپنے گاؤں کے حفظ کے بچے دے دیے میں نے بالکل ابتداء سے کام شروع کیا۔

اللہ رب العزت کو منظور یہی تھا کہ کام آگے بڑھے پھر مدارس کے طلباء کے لیے شعبان اور رمضان میں دورہ تفسیر پڑھانے کے لیے میں نے امام اہل السنّت حضرت مولانا شیخ سرفراز خان صفدر اور وکیل اہل السنّت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب سے مشورہ کیا ان دونوں حضرات نے مجھے فرمایا کہ دورہ تفسیر کے لیے جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا کے استاذ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منوّر بہت مناسب رہیں گے۔ دو سال تک مولانا منیر احمد منوّر صاحب دورہ تفسیر پڑھاتے رہے دو سال بعد مجھے فرمایا کہ مناظر اسلام حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے اتحاد اہل السنّت والجماعت قائم کی تھی عقائد ومسائل اہل السنّت کے دفاع اور تحفظ کے لیے آپ کا تحریکی مزاج ہے اور آپ نے باقاعدہ تحریکی جماعت چھوڑ دی ہے۔ بہتر یہی ہے کہ آپ اس طرف توجہ دیں ان کی دعوت کو میں نے رد کرنا مناسب نہیں سمجھا تو 2005ء میں انہوں نے مجھے شوریٰ کے مشورہ کے ساتھ باقاعدہ طور پر اتحاد اہل السنّت والجماعت کا ناظم اعلیٰ مقرر کر دیا اس کے بعد ہماری زندگی مستقل عقائد کی اصلاح کے لیے شروع ہوگئی۔

اس دوران ہم نے ایک ادارہ مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا کے نام سے قائم کیا میرا ارادہ تھا عقائد مسائل کے اثبات اور ان پر ہونے والے اعتراضات کے بارے میں کام کرنے کا، مشورہ کے ساتھ یہ طے ہوا کہ وہاں مرکز میں درس نظامی نہ پڑھائی جائے کیونکہ پورے پاکستان میں الحمدللہ اس عنوان پر بہت کام جاری ہے دورۂ حدیث کے فارغ التحصیل فضلاء کے لیے ایک سالہ کورس رکھا جائے تاکہ وہ بھی ہمارے ساتھ مل کر کام کریں اس وقت الحمدللہ ہمارے پاس 65 علماء اس کورس میں شریک ہیں یہ پانچواں سال ہے۔

سوال: حضرت اچانک جہادی راستہ کو چھوڑ کر یہ راستہ اختیار کرنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب: میرے ذہن میں یہ تھا کہ ہمارے ہاں جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم پر سیاسی کام ہو رہا ہے تبلیغی جماعت کے پلیٹ فارم پر دعوتی اور تبلیغی کام بھی جاری ہے لیکن باقاعدہ طور پر عوام الناس میں عقائد ومسائل کی اصلاح کے عنوان پر کام نہیں تھا جبکہ عقیدہ ایسی چیز ہے جو تمام لوگوں کے لیے ضروری

ہے اس لیے ایسا کام کرنا چاہیے جس کی سب کو شدید ضرورت ہے۔

تو اس کے لیے میں نے خود فیصلہ نہیں کیا بلکہ بہت سارے پاکستان کے علماء ومشائخ سے مشاورت کی ہے تو مشورہ کے بعد یہ طے ہوا کہ بہتر ہے اسی کام کو شروع کیا جائے۔

سوال: آپ نے ایک زندگی کو چھوڑ کر دوسری نئی زندگی میں قدم رکھا ہے تو کیا اس میں آپ کو مشکلات اور کچھ اپنے لوگوں کے طعنے برداشت کرنے پڑے یا نہیں؟

جواب: ایسا نہیں ہے! کسی طرف سے بھی طعن وتشنیع نہیں کی گئی ہمارے مسلک کے جو قد آور لوگ ہیں شیخ الاسلام مولانا مفتی تقی عثمانی، مولانا فضل الرحمٰن، وفاق المدراس العربیہ کے صدر حضرت مولانا شیخ سلیم اللہ خان صاحب اور ناظم اعلیٰ مولانا قاری حنیف جالندھری خانقاہ مشائخ میں حضرت حکیم اختر صاحب اور دیگر مشائخ یہ جتنے بھی لوگ ہیں مجھے کسی بھی طرف سے مخالفت کا سامنا نہیں کرنا پڑا یہ سب لوگ ہمارے کام کی تائید وحمایت کرتے ہیں۔

سوال: آپ نے جو عقائد ومسائل کی محنت کا کام شروع کیا اس کو عوام میں کتنی پذیرائی ملی؟

جواب: اس بات کا اندازہ آپ اس سے لگائیں کہ اس وقت ہمارے ہاں لائبریریوں کا جال بچھا ہوا ہے اس سال تقریبا اسکول وکالج کے طلباء کے لیے چھٹیوں میں صراط مستقیم کورس آٹھ سو سے زیادہ مقامات پر ہوا ہے اور صراط مستقیم کورس کی کتاب اس سال بارہ ہزار چھپی ہے جو عوام نے خریدی ہے اس کے علاوہ جو ہمارے کام کی عوام میں مقبولیت اور پذیرائی ہے اس کا اندازہ اس سے لگائیں کہ تقریباً اپریل تک ڈے ٹو ڈے میرے پروگرام ہیں اور ایک دن میں کئی کئی پروگرام بھی رہتے ہیں۔

عوام سنتی ہے تو پروگرام رکھتی ہے اگر عوام ہمارے مشن کو نہ سنتی تو پروگرام اتنے زیادہ کیوں ہوتے۔ الحمدللہ! اللہ کا بڑا فضل ہے عوام نے خصوصاً اہل علم طبقہ نے اس کام کو بڑا قبول کیا ہے۔

سوال: آپ کی جماعت میں دوسرے لوگوں پر تنقید بھی ہوتی ہے؟

جواب: اگر ہماری جماعت کے اصولی موقف کا مطالعہ کرلیا جائے اور کام کی نوعیت کو دیکھ لیا جائے تو یہ سوال پیدا نہ ہو۔ ہمارا اصولی موقف یہ ہے کہ پوری امت کو فقہاء کے ساتھ جوڑ دیا جائے فقہاء سے جوڑیں گے تو امت جڑ جائے گی فقہاء سے توڑیں گے تو امت فرقہ واریت کا شکار ہو جائے گی۔

پوری دنیا میں دیکھیں سب جگہ ائمہ اربعہ کی تقلید ہو رہی ہے اگر آپ امت کو ان چار فقہاء سے

دور کردیں گے اور تقلید کا دامن چھڑالیں گے تو آج جو چار فرقے نظر آرہے ہیں کل ہزار ہوں گے جب ہر بندہ اپنی رائے دے گا اور اپنا اصول بیان کرے گا تو اس اسے فرقہ درفرقہ کا سلسلہ شروع ہوجائے گا۔تو بہتر ہے کہ ہم امت کو ان چاروں فقہاء کے ساتھ جوڑ دیں جن کے مجتہد ہونے پر پوری امت کا اجماع ہے اس سے امت جڑے گی۔ان شاء اللہ ٹوٹے گی نہیں۔

سوال: جب حکمران سے پاکستان میں نفاذ اسلام کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم کس کا اسلام نافذ کریں بریلویوں کا دیوبندیوں، شیعوں کا یا اہلحدیثوں کا اسلام۔ ہر فرقہ کا اسلام الگ الگ ہے آپ اس بارے میں کیا کہیں گے؟

جواب: حکمران طبقے سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ صرف وہ اسلام نافذ کریں جس پر سارے متفق ہیں قرآن کریم پر تمام فرقے متحد و متفق ہیں۔قرآن وسنت ایسی چیز ہے جس پر تمام فرقے متحد ہیں اور اسے ہی برتری حاصل ہے تو اس کو نافذ کردیں۔

سوال: آپ نے کہا کہ ہمارا مقصد امت کو جوڑنا ہے لیکن بعض مقامات پر جن لوگوں کے خلاف آپ کام کررہے ہیں ان کے خلاف تو بہت کام ہے اور بعض مقامات پر ان کے ساتھ سیاسی اتحاد کیا ہوا ہے۔کیا یہ آپ کی پالیسی کے خلاف نہیں ہے؟

جواب: ہماری جماعت کی پالیسی ہے کہ بین الاقوامی مسائل میں یا اہم قومی ایشوز میں ہم تمام جماعتوں کو ساتھ لے کر چلنے کے خواہاں ہیں لیکن ان کو ساتھ رکھتے ہوئے جہاں تک عقیدہ واختلاف کا مسئلہ ہے ہم ان کو ساتھ لیتے ہوئے ان کو ساتھ رکھتے ہیں۔مثلاً ناموس رسالت کا مسئلہ ہے اس میں ہم دیوبندی بریلوی اور اہلحدیث کی بحث نہیں چھیڑیں گے۔ بلکہ سب متحد ہوکر اپنی آواز بلند کریں گے۔

فروعی اختلاف اپنی جگہ پر ہیں اور اصولی اختلاف اپنی جگہ پر ہیں۔قومی مسائل میں جن میں سب کو اکٹھا ہونا ضروری ہے ہم ان میں الگ ہونے کے قائل نہیں ہیں۔جس طرح اب قانون توہین رسالت کے حوالہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تمام جماعتوں کو اکٹھا کیا ہے ہم بھی انہی کے ساتھ ہیں ہم ان کی تائید کرتے ہیں اور اپنے پروگراموں میں ان کی کھل کر حمایت کرتے ہیں۔

سوال: آپ جس مشن کو لے کر کام کررہے ہیں کیا یہ ملکی سطح تک محدود ہے یا عالم اسلام اور دیگر ممالک میں بھی یہ کام ہے؟

جواب: یہ مشن پاکستان سمیت دیگر ممالک نے بھی اس کو سنا ہے اور وہاں یہ کام شروع ہے ورلڈ لیول پر لوگوں نے ہمیں سنا ہے اور ہمیں بتلا رہے ہیں یورپ اور عرب ممالک میں ہمارا ایک وسیع نیٹ ورک ہے۔لوگ انٹرنیٹ اور یوٹیوب کے ذریعہ سے ہمارا پیغام سن رہے ہیں اس کا نتیجہ ہے کہ گزشتہ سال میں نے سعودی عرب کے تمام بڑے شہروں کا دورہ کیا ہے۔

سوال: آپ نے تاجروں کے وفد کے ساتھ سعودی عرب کا دورہ کیا اور اب دبئ کے لیے جا رہے ہیں۔اس کے کیا مقاصد ہیں؟

جواب: مجھے سعودی عرب کا بزنس ویزہ مطلوب تھا اور ابھی جو دبئ کا سفر ہے اس میں ہماری نجی ملاقاتیں ہیں بہت سارے حضرات کی خواہش تھی کہ میں دبئ آؤں اور میں نے وہاں علماء اور مشائخ سے بھی ملاقاتیں کرنی ہیں۔

سوال: ہم پاکستانی قوم مختلف فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اس کا فائدہ یورپ اور دیگر غیر مسلموں نے اٹھایا اور قانون توہین رسالت میں تبدیلی کا حکومت سے مطالبہ کر دیا ہے ہم تمام کوئی متفقہ لائحہ عمل طے کیوں نہیں کرتے تاکہ دوسرے لوگ ہمارے داخلی امور میں تو دخل اندازی نہ دیں؟

جواب: آج پاکستان میں جو مختلف فرقے ہیں یہ فرقے انہوں نے ہی یعنی انگریزوں نے بنائے ہیں فرقہ واریت کا بیج انگریز نے ہی بویا ہے ہم اس فرقہ واریت کو ختم کرنا چاہتے ہیں ختم کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ امت کو اصولوں پر لایا جائے اور اسلام کے طرز حیات پر انہیں اکٹھا کریں اگر ایسا ہو جاتا ہے تو بدگمانیاں اور دوریاں ختم ہوں گی اگر اسلاف سے ہٹیں گے تو بدگمانیاں اور بدکلامیاں پیدا ہوں گی۔

سوال: آج کل چار سو یہ ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے کہ قانون توہین رسالت غلط استعمال ہو رہا ہے اور یہ صرف اقلیتوں کے خلاف ہے۔اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: توہین رسالت کے جتنے بھی کیس بنے ہیں ابھی تک کوئی ایک بھی کیس ایسا نہیں ہے جس پر سزا دی گئی ہو اور یہ قانون عیسائیوں، یہودیوں اور دیگر غیر مسلموں کے خلاف تو ہی ہے لیکن مسلمانوں کے خلاف بھی اس میں سب برابر ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی توہین اگر جرم ہے تو حضرت عیسی علیہ السلام کی توہین بھی جرم ہے۔وہ بھی سچے نبی ہیں اور مسلمانوں کے ہاں مقدس و محترم ہیں ہم تو اس قانون کی بات کرتے ہیں جس میں تمام انبیاء علیہم السلام کے تحفظ کی بات ہو۔ یہ بات تو عیسائیت کو بھی قبول کرنی چاہیے کیونکہ اس میں

حضرت عیسی علیہ السلام کی ذات کا بھی تحفظ ہوتا ہے۔

سوال: آج یہ کہا جا رہا ہے کہ عہد رسالت میں مسلمانوں کے فرقے نہیں ہوتے تھے وہ لوگ صرف مسلمان تھے آج کے فرقے علماء نے پیدا کیے ہیں۔

جواب: جو لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں وہ اپنی کم علمی کی وجہ سے کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی صحابہ کرام کا اجتہادی مسائل میں اختلاف تھا مثلا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ احزاب سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو فرمایا کہ عصر کی نماز تم بنو قریظہ کے محلے میں جا کر پڑھنا۔ اب سورج غروب ہو رہا تھا اور عصر ابھی پڑھی نہیں تھی تو بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے فرمایا چونکہ سورج غروب ہونے والا ہے لہٰذا عصر کی نماز یہیں پڑھ لی جائے۔ دوسرے بعض حضرات کا موقف یہ تھا کہ ہم تو عصر کی نماز بنو قریظہ کے محلے میں ہی جا کر پڑھیں گے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عصر کی نماز وہیں جا کر پڑھنا! پہلے گروہ نے یہ دلیل دی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ تھا کہ جلدی جانا۔ لہذا نماز عصر یہیں آ کر پڑھ لینی چاہیے کیونکہ دیر ہو رہی ہے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں دو گروہ بن گئے ایک نے نماز قضا پڑھی دوسرے نے ادا پڑھی لیکن چونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سمجھتے تھے کہ یہ مسئلہ اجتہادی امور میں سے ہے اس لیے دونوں درست ہیں وہ لڑتے نہیں تھے ہم بھی آج یہ کہتے ہیں کہ چاروں ائمہ فقہاء برحق ہیں ان چاروں میں سے کسی ایک کی تقلید ضرور کی جائے۔ ان کو گالیاں نہ دی جائیں اور نہ ہی ان پر کسی قسم کا فتویٰ لگایا جائے۔

رائے کا اختلاف تو ہوتا ہی ہے اور یہ تمام ادوار میں رہا ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور میں بھی رائے کا اختلاف تھا بلکہ رائے کا اختلاف تو سابقہ انبیاء علیہم السلام کے دور میں بھی تھا مثلاً حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کے درمیان رائے کا اختلاف تھا اور دونوں کی ایک خاص مسئلہ کے بارے میں الگ الگ رائے تھی۔

سوال: مدارس کے فضلاء میں ایسی کونسی کمی ہے کہ یہ لوگ معاشرہ میں جا کر اس انداز اور تیزی کے ساتھ کام نہیں کر سکتے جس انداز اور تیزی کے ساتھ اہل باطل کام کرتے ہیں؟

جواب: اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جتنے بھی اہل باطل ہیں ان کے مخصوص ایک دو مسائل ہوتے ہیں جو ان کی محنت کے مرکز و محور ہوتے ہیں اور وہ انہوں نے رٹے ہوئے ہوتے ہیں علماء حق اور فضلاء کے پیش نظر چند مسائل نہیں ہوتے بلکہ پورا دین ان کی محنت کا مرکز ہوتا ہے۔ مدارس اسلامیہ میں بارہ سال

میں حفظ سے لے کر دورہ حدیث شریف تک پورا دین پڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے اور اہل باطل پورا دین نہیں پڑھتے بلکہ وہ چند مخصوص مسائل پڑھتے ہیں جن پر ان کے گروہ کی بنیاد ہوتی ہے اس لیے وہ چند مسائل پڑھ کر معاشرہ میں کام کرنے کے لیے نکل جاتے ہیں اور عوام میں وہی مسائل وعقائد پھیلانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور مدارس کے فضلاء پورا دین پڑھ کر جاتے ہیں اور پورے دین کی محنت کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا ایجنڈا ہے فتنہ پھیلانا، فرقہ واریت کو ہوا دینا اور امت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا، اس لیے انہوں نے ایک ہی کام کرنا ہوتا ہے اور علماء وفضلاء کے ذمہ کئی کام ہیں۔ اس لیے ہم اہل مدارس سے یہی گزارش کرتے ہیں کہ باطل گروہوں کے رد میں طلباء کو ضرور تیاری کروائیں۔

سوال: آپ اپنے کام کا مستقبل کیسا دیکھتے ہیں؟

جواب: ہمارے کام کا ماضی بھی انتہائی شاندار تھا حال بھی زبردست ہے اور مستقبل بھی روشن نظر آتا ہے۔ ہمیں اللہ سے بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔

سوال: جامعۃ الرشید نے حالات حاضرہ کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے فضلاء کے لیے مختلف کورسز شروع کرر کھے ہیں۔ ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب: جامعۃ الرشید کے تمام اسپیشل کورسز جامعہ کا انتہائی احسن اقدام ہے جامعہ کی جو موجودہ ٹیم ہے، یہ نئی ہے۔ میرا تو جامعۃ الرشید سے اس وقت سے تعلق ہے جب جامعۃ الرشید کی ابھی تک جگہ بھی نہیں خریدی تھی۔ دارالافتاء بالکل چھوٹا سا تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے جب میں درجہ ثالثہ والے سال جامعہ بنوریہ سائٹ ٹاؤن کراچی میں تھا تو چھٹیوں میں حضرت والا کے پاس آیا تو حضرت والا نے حضرت استاد صاحب سے فرمایا کہ اس کو تخصص کی تیاری کراؤ! تو جو تخصص والوں کے لیے حضرت کا ریکارڈ شدہ درس تھا میں نے وہ سنا اور کنز والے سال ہی میں نے سورہ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کے دو رکوع کی ترکیب حضرت استاد صاحب کو سنائی تھی اور اسی سال ہدایہ رابع کے سبق میں بیٹھتا۔ میرا جامعۃ الرشید سے بہت پرانا اور گہرا تعلق ہے میں ان تمام کورسز پر بہت خوش ہوں اور جامعہ کے منتظمین کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ میں جامعۃ الرشید کا وکیل بلاتوکیل ہوں۔ اپنے اجتماعات میں جامعہ کا تعارف کرواتا ہوں۔ جامعہ نے جو اسپیشل کورسز شروع کرر کھے ہیں ان کی معاشرہ میں بڑی ڈیمانڈ ہے ایسا آدمی جو عربی بھی جانتا ہوں انگلش بھی جانتا ہو، درس نظامی کا فاضل ہو اور ایم اے بھی ہو تو یہ سونے پہ سہاگہ ہے یہ وقت کی انتہائی اہم

ضرورت ہے۔

سوال: علماء کا سرکاری اداروں میں جانا کیسا ہے؟

جواب: میں تو مفتی نہیں ہوں اگر مفتی ہوتا تو علماء کے سرکاری اداروں میں جانے کو فرض قرار دیتا کیونکہ جب علماء سرکاری اداروں میں نہیں جائیں گے تو نتائج کیا ہوں گے؟ وہ آپ کے سامنے ہیں جب پاکستان کا بیوروکریٹ طبقہ سو فیصد صالح مسلمان ہو تو معاشرہ میں انقلاب کی راہیں کھلیں گی حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف تھا کہ علماء کو سرکاری مشینری کا حصہ بننا چاہیے۔

سوال: وہ فضلاء جو معاشرے میں مستقل بنیادوں پر کام کرنا چاہتے ہیں اور معاشرہ میں انقلاب کے راستے ہموار کرنا چاہتے ہیں ان کے کام کرنے کا کیا طریقہ کار ہو؟ اور آپ انہیں کیا نصائح فرمائیں گے۔

جواب: میں فضلاء کرام سے تین گذارشیں کرتا ہوں گناہوں سے بچیں مسلک کا کام کریں اپنے اکابر کے ساتھ وابستہ رہیں۔

گناہوں سے بچیں گے تو اللہ راضی ہوگا۔ اکابر کے ساتھ وابستہ رہیں گے تو صحیح رخ پر چلتے رہیں گے فضلاء ان تین کاموں کا اہتمام فرمائیں تو ان شاء اللہ بہت تیزی کے ساتھ کام پھیلے گا۔ عقیدہ صحیح ہو اور کام اکابر کی سرپرستی میں کیا جائے تو اس کا معاشرہ پر بڑا اثر پڑتا ہے اور انقلاب کی راہیں کھلتی ہیں۔

اے عشق تیرا شکریہ!!!

مولانا رضوان عزیز

کوئی فطرت کا ہٹیا، دماغ کا مغرور یا یوں کہیے جس کی اوپر والی منزل کرایے کے لیے خالی تھی دوران سفر پیدل چلتے ہوئے گاجریں کھا رہا تھا اور کھانے کا انداز وہی تھا جسے پنجابی میں کہتے ہیں، رجی مینہ کھنواں دا اجاڑا (بھینس کا پیٹ بھرا ہوا ہو تو پھر کھیت کو برباد کرتی ہے) یہ صاحب بھی شوریدگی بطن کے ہاتھوں وبال پاؤں تھے جیسے ابوالکلام آزاد مرحوم نے ایک شعر نقل کیا ہے

شوریدگی کے ہاتھوں سر ہے وبال دوش
اس صحرا میں اے خدا کوئی دیوار بھی نہیں ہے

اسی صاحب کے پیٹ میں بھی بہت سا کھانا تھا اب معلوم نہیں ریال تھے یا جہادی اموال۔ بہرحال گاجر کو پکڑتے اپنے مسلکی مونوگرام جس کی پاؤں کھول کر باجماعت نمائش کرتے ہیں اس سے ٹکرا کر زمین پر پھینک دیتے کہ اس کی ضرورت نہیں بہرحال جب تمام گاجریں اپنے ناک پر ہاتھ رکھ کر طواف کوئے جاناں کے ناخوشگوار فریضے سے فارغ ہوئیں تو جناب کی منزل بھی قریب تھی واپسی پر بھوک نے ستایا تو بے بس ہو کر دل نے کہا: اب وہی دیے جلیں گے تو روشنی ہوگی، جنہیں بے مصروف سمجھ کر سر راہ بجھا دیا تھا مگر وہ تو اب استعمال کے قابل نہ رہی تھیں مگر اب مرتا کیا نہ کرتا گاجر اٹھاتا اور اپنے دل کو سمجھاتا کہ شاید اس گاجر کی ثلاثی مجرد و خماسی مزید فیہ سے ملاقات نہیں ہوئی اور کھالیتا حتی کہ جتنی گاجریں راستے میں عملاً ناپاک کر کے پھینکی تھیں ساری دوبارہ تاویلاً پاک کر کے کھالیں۔

اس مثال کو ذہن میں رکھتے ہوئے عبدالحق بنارسی سابقہ ہندو کے ایجاد کردہ فرقہ کا مطالعہ کریں ان کے افراد سے ملیں تو سب کا یہی مشغلہ نظر آئے گا ہر ایک کو حقارت سے ٹھکراتے جانا اور پھر دوبارہ ضرورت پڑنے پر سینے سے لگاتے جانا۔ اکابر بیزار اس طبقے کی گرگٹ سے مستعار لی ہوئی یہ رنگ بدلنے کی پالیسی آئے دن ہمارے مشاہدے میں رہتی ہے مگر پچھلے دنوں غالباً 13 فروری کو الحمرا ہال لاہور میں ناموس رسالت کے حوالے سے ایک کانفرنس تھی جس میں میزبانی کے فرائض انٹرنیشنل ختم نبوت کے احباب سرانجام دے رہے تھے اور مختلف مذہبی جماعتوں کے نمائندے اپنے خیالات کا اظہار کر رہے

تھے کہ اکابر بیزار تحریک کے ایک ذمہ دار شیخ یعقوب نامی شخص سٹیج پر آیا اور عجیب بات کہہ دی جب فضیلۃ الشیخ مخدوم مکرم حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی تشریف لائے تو شیخ یعقوب نے کہ الحمدللہ ! ہمارے اکابر کی برکت تمہارے اکابر کے ساتھ ہے۔

لجا گئے شرما گئے دامن چھڑا گئے

اے عشق تیرا شکریہ یہاں تک تو آگئے

امیر ہمزۃ اللمزہ بھی یہ سن کر تڑپ گئے اور نذیر حسین دھلوی شیخ الکل فی الکل بالکل کی روح بھی بے قرار ہوگئی ہوگی۔ (الشیخ الکل فی الکل اس لیے ہیں کہ اس وقت کے کل اہل حدیثوں کے شیخ یہ تھے اس لیے انہیں شیخ الکل فی الکل کہا جاتا ہے) کہ کتنی محنتوں سے ہم نے امت کو اسلاف سے توڑا ہے اکابرین پر تبرہ بازی دشنام طرازی کے لیے کیمونسٹوں سے زنبور خریدے جس کا قلم الزام تراشی وکذب بیانی میں وحدہ لاشریک ہے جن کی گستاخ زبان اور آوارہ ذوق تحریر سے امام اعظم ابوحنیفہ امام محمد بن حسن شیبانی جیسے اساطین علم محفوظ نہ رہے اکابرین کے خلاف زہر اگلتا یہ فرقہ اچانک کیسے پینترا بدل گیا جن کو قدم قدم پر صرف اس لیے ٹھکرایا تھا کہ اپنا پیٹ خودساختہ تحقیق سے بھرا ہوا تھا ہر میوہ حق ٹھکرا دیا آج انہیں میوہ جات کو **البرکۃ مع اکابرکم** کے نام سے اٹھا رہے ہیں صرف یہ ہی نہیں کہ برکات کو تسلیم کیا بلکہ علمائے دیوبند جن کے خلاف ان کی زہر افشانیاں کسی سے مخفی نہیں ہیں اور ان کا زنبور حقیقتا زبیر اسما اپنے الحدث میں اہل حق کے خلاف ہوائیں چھوڑتا رہتا ہے کہ علمائے دیوبند کے عقائد کفریہ شرکیہ ہیں مگر شیخ یعقوب مناظر اسلام مولانا منظور احمد چنیوٹی کو بڑے عمدہ الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے۔

انہیں مناظر اسلام فخر علماء قاطع مرزائیت جیسے القاب سے نوازتا ہے اب معلوم نہیں واقعی بھوک نے ساری گاجریں اٹھانے پر مجبور کر دیا ہے یا اپنے ہم نظریہ روافض سے تقیہ کی چادر خرید لی کہ جب اہل حق کے پروگرامز میں جانا ہو تو انہیں شیخ الاسلام، حجۃ اللہ فی الارض وغیرہ کے ناموں سے موسوم کرو اور جب خالص اپنا جلسہ یا کانفرنس ہو تو انہیں خوب بے نقط سناؤ۔ اسی دورخی پالیسی کو کیا نام دیا جائے۔ کہنے کو تو بہت کچھ ہے اس فرقہ کے خبث باطن ولطافت ظاہر سے دل بینا رکھنے والے تو واقف ہیں مگر شاید یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری حرکتوں پر کسی کی نظر نہیں ہے۔

دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

یہاں پگڑیاں اچھلتی ہیں

علامہ عبدالغفار ذہبی

قارئین! آپ کے علم میں ہوگا کہ اہل حق اور اہل باطل روز ازل سے ایک دوسرے سے نبرد آزما ہیں اور آپ پر یہ بھی مخفی نہیں باطل کو ہمیشہ رسوائی کے سوا کچھ نہ ملا اور نہ ہی ملے گا اہل حق کے مقابلے میں جو آئے گا اس کو نیست و نابود کر دیا جائے گا فضیلۃ الشیخ علامہ عبدالغفار ذہبی دامت فیوضہم کی علمی اور تحقیقی قلم کی کاٹ سے جب اہل باطل کے بت ٹوٹنا شروع ہوئے تو انہوں نے آئیں بائیں شائیں کرنا شروع کر دی اور علامہ کے علمی اور تحقیقی سوالات کا ''جواب'' دینے کی ناکام سی کوشش کی ہے دیکھیے معاملہ کیا ہے؟؟ یہاں پگڑیاں اچھلتی ہیں مے خانہ اسے کہتے ہیں۔ ادارہ

قارئین ہم نے بدنام زمانہ مشہور دجال کذاب زبیر علی زئی مماتی رجسٹرڈ اہلحدیث غیر مقلد کے 100 سو جھوٹ ٹھوس حوالہ جات سے پیش کیے تو ان کے باحوالہ صحیح جوابات دینے سے علی زئی خصوصاً اور ندیم ظہیر غیر مقلد عموماً قاصر رہے۔ تقریباً چار سال کے بعد علی زئی اور ان کا ایک چیلہ جاہل بوتل فروش زبیر نامی غیر مقلد نے ان صحیح و یقینی حقیقی جھوٹوں کا جواب دینے کی ناکام کوشش کی ہے جو سچ کو جھوٹ قرار دینے کا عظیم شاہکار ہے۔

ہم قافلہ حق اور ماہنامہ الحدیث کے قارئین سے التماس کرتے ہیں کہ وہ دونوں کا مکمل مضمون پڑھیں اور پھر فیصلہ فرمائیں!!! کیا ہمارے سچے اور ٹھوس حوالہ جات کا یہ جواب بن سکتا ہے یا نہیں؟؟؟ جیسا کہ ہم نے حضرو میں بذریعہ اشتہار چیلنج دیا تھا اور خود تحریر لکھ کر دستخط بھی کر دیے تھے مگر علی زئی جیسے کذاب کو جرأت نہیں ہوئی کہ وہ چیلنج قبول کر کے انعام وصول کرتا۔ اس سے پہلے بھی ندیم ظہیر نے ''کچھ'' لکھا تھا۔ الحمدللہ! ہم نے ان کا دندان شکن جواب دیا پھر اس کو آج تک جرأت نہیں ہوئی ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسی جاہل بوتل فروش زبیر غیر مقلد کے لگائے گئے جھوٹے الزام ''100 جھوٹ'' کا تحقیقی جواب پیش کرتے ہیں اور اس کی حقیقت دجل و تلبیس کا پردہ چاک کرتے ہیں اور فیصلہ قارئین کرام خود فرمائیں گے۔ وباللہ التوفیق

عبارت نمبرا: زبیر بوتل فروش جاہل غیر مقلد نے لکھا کہ ”عبدالغفار دیوبندی کے 100 جھوٹ عبدالغفار دیوبندی نے اپنے قافلے (حق) میں......زبیر علی زئی (کے) سو (100)......جھوٹ اکاذیب کے نام سے پیش (کیے) ہمارے اس مضمون میں ان کا دندان شکن پیش خدمت ہے۔اعتراض نمبر 1 تا 9 عبدالغفار نے جھوٹے الزامات کی فہرست بنائی ہے اس میں ایک سے لے کر 9 تک صحیح بخاری میں متابعت کی بات دھرائی ہے۔ (الحدیث شمارہ نمبر 80 ص 8)

تنبیہ: اولاً: ملاں علی زئی مماتی غیر مقلد رجسٹرڈ اہلحدیث نے لکھا کہ ”صحیح بخاری میں راویوں کی دو طرح کی روایات ہیں۔

(۱) اصول میں (۲) شواہد و متابعات میں

اس میں قسم اول کے راوی بلاشبہ ثقہ و حجت ہیں اور ان کی روایات صحیح ہیں بشرطیکہ ان میں شذوذ یا علت قادحہ نہ ہو۔مگر قسم ثانی کی تمام روایات کو صحیح قرار دینا غلط ہے۔

(نور العینین ص 182 ط 2002ء؛ ص 176، 177 ء 2004 وغیرہ)

وثانیاً: ملاں علی زئی مماتی غیر مقلد رجسٹرڈ اہلحدیث نے لکھا کہ [علی بن الجعد اور صحیح بخاری]

(۱) میرے علم کے مطابق اس کی صحیح بخاری میں فقط چودہ احادیث ہیں۔

(۲) مختصر یہ ہے کہ صحیح بخاری میں علی بن الجعد کی تمام روایات متابعات میں ہیں۔ پھر علی زئی نے ان چودہ احادیث کا تفصیلی نقشہ بیان کیا اور یوں لکھا کہ:

علی بن الجعد کی حدیث بخاری، ج 1 ص 13 ح 53 تابعہ غندر عندہ دیکھیے:

(امین اوکاڑوی کا تعاقب؛ علی زئی ص 66)

تحقیقی جائزہ: اولاً: اہل علم و بصیرت سے گزارش ہے وہ ذرا غور فرمائیں۔علی زئی نے جو یوں لکھا کہ (تابعہ غندر عندہ) حالانکہ ”تابع“، فعل ”ہ“، ضمیر منصوب متصل (راجع بسوائے علی بن الجعد) اس کا مفعول بہ اور غندر اسم ظاہر تابع فعل کا فاعل ہے۔اگر علی زئی علوم قرآن وسنت وفقہ تو کیا فقط نحو و صرف سے پورا واقف ہوتا تو نحوی ترکیب سے ہی تابعہ غندر کا معنی مطلب سمجھتا۔اس یعنی علی بن الجعد کی غندر نے متابعت کی ہے اور پھر تابعہ غندر نہ لکھتا بلکہ تابعہ علی بن الجعد لکھتا۔

ثانیاً: ہم نے اس کا معنی و مطلب گرائمر عربی کے مطابق علی زئی کو سمجھایا مگر تا حال ان کا جواب نہیں

آیا اور نہ قیامت تک اس کا جواب دے سکتا ہے جس قوم کے خودساختہ محدث ومحقق وذھبی دوراں کا علمی مقام یہ ہو پھر علی زئی اینڈ کمپنی کے ایک بوتل فروش بلکہ ایمان فروش زبیر غیر مقلد کی کیا حیثیت ومقام ہوگا؟ فیصلہ اب قارئین اہل علم وبصیرت کے ہاتھ میں اس علی زئی کے واضح ترین جھوٹ کو بلا دلیل سچ کہنا اور ہمارے سچ کو جھوٹ قرار دینا کسی عالم واہل علم کا کام نہیں بلکہ ایک بوتل فروش جاہل زبیر غیر مقلد کا ہی کارنامہ ہوسکتا ہے فتدبر. **وللہ الحمد**

عبارت نمبر۲: ملاں علی زئی مماتی غیر مقلد نے لکھا: (علی بن الجعد کی حدیث بخاری)

۲: علی بن الجعد ج21 ح106۔تابعہ غندر عند مسلم ج1 ص7

(امین اوکاڑوی کا تعاقب؛علی زئی ص66)

تحقیقی جائزہ: میں اہل علم وقارئین کرام سے التماس کرتا ہوں جیسا کہ اہل علم سے مخفی بھی نہیں ہے اس عربی عبارت کا ترجمہ بالکل واضح ہے کہ امام غندر نے امام علی بن الجعد کی متابعت کی ہے۔یاد رہے اصولاً بخاری کی روایت اصالتہً ہے اور مسلم کی روایت متابعتہً ہے جب کہ علی زئی سے تصریح کررکھی ہے کہ صحیح بخاری میں علی بن الجعد کی تمام روایات متعابعات میں ہے۔لہذا یہ روز روشن کی طرح علی زئی کے جھوٹ کو سچ کہنا اور ہمارے سچ کو جھوٹ قرار دینا ملکہ وکٹوریہ کی شیر خوار قوم میں سے کرائے کے کذاب ندیم ظہیر اور بوتل فروش جاہل زبیر کذاب کا ہی کام ہوسکتا ہے فیصلہ اہل علم وبصیرت اور قارئین کے ہاتھ میں ہے۔ وللہ الحمد

عبارت نمبر۳: ملاں علی زئی مماتی غیر مقلد نے لکھا ہے کہ (علی بن الجعد کی حدیث بخاری) ج۱ ص157 ح1179 (پر موجود کے متعلق لکھا کہ) تابعہ آدم عندہ (اسی علی بن الجعد کی آدم نے متابعت کی ہے)

(تعاقب امین اوکاڑوی؛علی زئی ص66)

تبصرہ: اہل علم وبصیرت توجہ فرمائیں کے اسی عربی عبارت کا ترجمہ کیا ہے یعنی اس علی بن الجعد کی آدم نے متابعت کی ہے اگر زبیر علی زئی دجال کذاب خبیث کو قرآن وسنت فقہ اور علم نحو وصرف کی بصیرت ہوتی تو ایسی جہالت کا ارتکاب نہ کرتا اور یہ جھوٹ نہ لکھتا کیونکہ اس نے تحقیق کے نام پر یوں تصریح کررکھی ہے کہ ”علی بن الجعد کی تمام روایت بخاری میں متابعتہً ہیں۔“ لہٰذا اس دوپہر کے سورج کی طرح چمکتا علی زئی کے اسی جھوٹ کو سچ کہنا آل وکٹوریہ میں علی زئی مماتی اور ندیم ظہیر اور ایک جاہل بلکہ اجہل بوتل فروش زبیر

غیر مقلد کا ہی کام ہے۔قارئین ہمارے ٹھوس حوالہ جات اور سچ کو بلا دلیل جھوٹ کہنا۔کیا اس کا نام دندان شکن جواب ہے؟؟؟فیصلہ اہل علم وبصیرت کے ہاتھ میں!!!وللہ الحمد

تنبیہ: ملاں علی زئی غیر مقلد رجسٹرڈ اہلحدیث نے امام علی بن الجعد کی باقی گیارہ روایت جو صحیح بخاری میں ہیں کے ساتھ یہ معاملہ کیا ہے بلکہ تصریح کی ہے کہ **وھذہ فی المتابعات** کہ یہ سب کی سب تابعہ والی روایات متابعات میں ہیں جو تحقیقی لحاظ سے واضح ترین جھوٹ ہیں ان کا منہ کالا کرنے کے لیے کافی ہیں۔اہل علم وبصیرت سے مخفی نہیں کہ تابعہ ضمیر کا مرجع کون ہے؟؟؟

قافلہ حق میں ہمارے ٹھوس ثبوت و سچ کو آل وکٹوریہ کے یہ نام نہاد جاہل محقق جھوٹا ثابت کریں یہ اس کے بس میں نہیں۔قارئین کرام سے گزارش ہے کہ سچ کو جھوٹ کہنا وہ بھی بلا دلیل۔اسی کا نام دندان شکن جواب ہے حقیقت میں یہ سچ شکن جواب ہے۔

عبارت نمبر4: زبیر بوتل فروش جاہل غیر مقلد نے لکھا کہ’’(اصالۃً ومتابعۃً)ان تمام الزامات کا جواب حافظ ندیم ظہیر......نے ماہنامہ الحدیث میں دے دیا اور بتایا کہ حافظ ابن حجر العسقلانی سے داؤد بن عبدالرحمٰن العطار کے بارے میں لکھا ہے امام بخاری نے کتاب الصلوۃ میں بطور متابعت ایک حدیث کے سوا ان کی کوئی روایت بیان نہیں کی،ثابت ہوا کہ عبدالغفار کا یہ خودساختہ فلسفہ باطل ہے کہ پہلے اصالۃً روایت ہی ہوتی ہے پھر متابعۃً (الحدیث شمارہ 80 ص 8)

تبصرہ: اولا اہل علم وبصیرت توجہ فرمائیں جس طرح امام بخاری سے من طریق داؤد بن عبدالرحمٰن العطار عن عمرو الحدیث تخریج کی ہے بخاری ج 1 ص 100 پھر یہی حدیث من طریق سفیان بن عیینہ عن عمرو الحدیث بخاری ج 1 ص 25 پر بھی حدیث ذکر کی ہے اور ان دونوں مقامات پر امام بخاری سے کوئی اصالۃً ومتابعۃً کی تصریح نہیں فرمائی جبکہ حافظ ابن حجر نے صدیوں بعد بلا سند و بلا دلیل امام داؤد کو متابعت میں قید کر دیا ہے اور بلاشبہ بات عندالغیر مقلدین حجت نہیں وثانیا امام بخاری کا اپنا اسلوب صحیح بخاری میں یوں ہے کہ جو راوی اصالۃً ہے وہ متابعۃً بھی ہے دیکھئے (بخاری ج 1 ص ۸۲۸ وج 2 ص 1100) مگر علی زئی کا یہ کہنا بخاری میں راویوں کی روایات دو طرح کی ہے:

نمبر1: اصول نمبر2: شواہد ومتابعات میں

لہٰذا ہمارے اس سچ کو جو جبل احد کی مانند ہے آل وکٹوریہ علی زئی،ندیم ظہیر و بوتل فروش جاہل زبیر کے بس میں نہیں کہ وہ اس کو رد کر سکیں کیا اسی کا نام ’’اصولی جواب‘‘ ہے اور وہ بھی دندان شکن۔فیصلہ اہل انصاف قارئین کریں گے وللہ الحمد۔ (جاری ہے)

الماغونچی

(باپ دادا کی تلاش میں)

مولانا حافظ محمد خاں

گذشتہ ایک مدت سے ایک شخص اپنے آپ کو حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا پوتا ظاہر کرتا ہے جس نام سید ''عتیق الرحمٰن'' شاہ ہے اور اپنی تقریروں میں حنفی دیوبندی مسلک چھوڑ کر اہل حدیث مسلک اختیار کرنے کے اسباب بیان کرتا ہے اس بارے میں ایک دو اصولی باتیں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

نمبر1: ایک یہ کہ ہمارے نزدیک حسب ونسب وشخصیات کے ذریعہ حق سچ کو نہیں پرکھا جاتا بلکہ حق کے ذریعہ شخصیات کو پرکھا جاتا ہے لہذا اگر بالفرض علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا یا ہمارے اکابر میں سے کسی بھی بزرگ کا کوئی پوتا یا نواسا یا کوئی بھی رشتہ دار فرقہ اہل حدیث میں شامل ہو جائے تو یہ ہمارے نزدیک فرقہ اہلحدیث کی حقانیت ومقبولیت کی دلیل نہیں ہے۔

نمبر2: دوسری بات جہاں تک عتیق الرحمٰن شاہ نامی شخص کا دعویٰ ہے تو صحیح بات یہ ہے کہ مذکورہ شخص حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا پوتا ہے نہ نواسا ہے۔ کیونکہ حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی خاندان کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ان کے داماد حضرت مولانا احمد رضا بجنوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''انوار الباری شرح بخاری'' ج2 ص258 میں فرماتے ہیں: ''حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں یادگار چھوڑیں، ان سب میں بڑی صاحبزادی عابدہ خاتون تھیں ان کا اور منجھلے صاحبزادے محمد اکبر کا بعمر جوانی انتقال ہوا، مرحومہ عابدہ خاتون کا عقد مولوی محمد شفیق صاحب سلمہ بجنوری سے ہوا تھا، بڑے صاحبزادے حافظ محمد اظہر شاہ قیصر سلمہ عرصہ سے مدیر رسالہ دار العلوم ہیں جو کامیاب مدیر ومضمون نگار رہیں ان کے تین صاحبزادے محمد اطہر، محمد راحت، محمد نسیم اور دو صاحبزادیاں ہیں سلمھم اللہ چھوٹے صاحبزادے مولانا انظر شاہ سلمہ دار العلوم میں طبقہ وسطی کے لائق استاذ اور فاضل محقق ومصنف ہیں ان کے ایک صاحبزادے احمد اور دو صاحبزادیاں ہیں، سلمھم اللہ تعالیٰ

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی چھوٹی صاحبزادی راشدہ خاتون کے پانچ بچے: محمد ارشد، محمد

اسعد، محمد امجد، محمد اعبد، محمد اسجد، اور دو بچیاں ہیں، سلمهم اللہ تعالیٰ۔ فقیر حقیر راقم الحروف (مولانا احمد رضا بجنوری رحمۃ اللہ علیہ) کو حضرت کے خویش ہونے کا شرف حاصل ہے۔ مولانا عبدالرشید ارشد صاحب نے اپنی کتاب (بیس بڑے مسلمان ص 399) میں یہ تفصیل بیان کی ہے

اب فرقہ جدیدہ ''اہل حدیث'' عتیق الرحمٰن شاہ سے پوچھیے کہ وہ ان میں سے کس پوتا ہے ؟ اگر مندرجہ بالا حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے تین بیٹوں اور بیٹیوں کے ساتھ اس کا نسب ثابت نہ ہو سکے، تو پھر یہ اس کی مجرمانہ حرکت اور غیر شرعی دعویٰ ہے کیونکہ قرآن مجید میں ہے

''اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ.''

(الاحزاب)

ترجمہ: ''پکارو! ان کو ان کے باپوں کی طرف نسبت کر کے یہ بات اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف والی ہے۔''

اور جھوٹ بولنا منافق کی نشانی ہے جیسا کہ صحیح بخاری ہے: اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اسی طرح بخاری ہی کی روایت کہ جس شخص نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف جان بوجھ کر (نسبت) کا دعویٰ کیا تو اس پر جنت حرام ہے۔

عَنْ سَعْدٍ وَاَبِیْ بَکْرَۃَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اِدَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ.

(رواہ البخاری)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَآئِکُمْ فَمَنْ رَغَبَ عَنْ اَبِیْهِ فَقَدْ کَفَرَ.

(صحیح بخاری)

اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ ایسے شخص پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

وَاَخْرَجَ اِبْنُ مَاجَةَ فِیْ سُنَنِهٖ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ مِنْ حَدِیْثِ اِبْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ؛ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنِ انْتَسَبَ اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوْتَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَآئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ.

اور ابن ماجہ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایسا شخص جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا اور

جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت تک پائی جاتی ہے۔

وَفِیْ مِصْبَاحِ الزُّجَاجَةِ فِیْ زَوَائِدِ ابْنِ مَاجَةَ لِلْبُوْصِیْرِیْ مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اِدَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ لَمْ یَرِحْ رِیْحَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِیْحَهَا لَیُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ خَمْسَ مِائَةَ عَامٍ. والحدیث صحیح

ترمذی کی روایت میں ہے کہ "**لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا**" اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرض و نفل قبول نہیں کرے گا۔ یاد رہے یہ ساری وعیدیں قریب یا دور کی دونوں جھوٹی نسبتوں کو شامل ہے۔

گر ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اس کے بعد ہم کچھ عرض نہیں کرتے جب کہ ایسے شخص کا حال احادیث کی روشنی میں آپ نے دیکھ لیا اور اس پر فخر کا اظہار کرنا خوشی کے ساتھ اس کی تشہیر کرنا یہ کوئی غیر مقلد ہی کر سکتا ہے اور پھر ایسے شخص کو تو غیر مقلدیت اختیار کرنے کی وجوہات و اسباب بیان کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ قرآن و حدیث میں بیان کئے جا چکے ہیں۔

میں نے ایک مقالہ اس عنوان (حنفی علماء کا قرآن اور حدیث کی طرف رجوع) کے ساتھ دیکھا جس میں موصوف کا نام اس طرح لکھا ہے مولانا سید عتیق الرحمٰن شاہ (مولانا انور شاہ کاشمیری جو دارالعلوم کے صدر مدرس تھے کے خاندان کے چشم و چراغ) اسی طرح کسی اور جگہ اس شخص کے بارے یہ کلمات بھی دیکھے: "یہ شخص کوئی اور نہیں بلکہ مشہور محدث انور شاہ کشمیری کے پوتے ہیں جو اس خاندان کے سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے فرقہ دیوبندیت سے توبہ کر کے اہل حدیث جیسا سچا مسلک اختیار کیا اور پھر اللہ کے فضل و کرم سے ان کی نیک کوششوں کے ذریعے شاہ خاندان کے کئی افراد اہل حدیث ہو گئے۔"

ایک شاعر نے غالباً اس قسم کے لوگوں کے بارے میں خوب فرمایا ہے۔

؎ ہم طالب شہرت ہیں ہمیں ننگ سے کیا کام
بد نام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا !!!!

ملفوظات اوکاڑوی

مولانا محمد علی ڈیروی

حضرت اوکاڑوی نے فرمایا: اگر انگریز کے دور سے پہلے کسی مسلمہ غیر مقلد محدث نے اصول حدیث کی کوئی کتاب لکھی ہو جو نصاب میں متداول ہو تو اس کا پتہ دیں۔

انگریز کے دور سے پہلے کسی غیر مقلد نے (جس کا محدث ہونا بھی مسلم ہو) کوئی اسماء الرجال کی کتاب لکھی ہو تو اس کا نام اور پتہ ضرور دیں۔

طبقہ علمی کے اعتبار سے محدثین نے اہل حدیث کو پانچ طبقوں میں تقسیم فرمایا ہے:

۱: [مبتدی] یعنی طالب علم حدیث کا۔

۲: [محدث] مَنْ تَحَمَّلَ رِوَایَةً وَاعْتَنیٰ دِرَایَةً یعنی حدیث کی روایت اور درایت کا ماہر ہو۔

۳: [الحافظ] جس کو ایک ہزار حدیث سنداً و متناً یاد ہوں۔

۴: [الحجة] جسے تین لاکھ احادیث یاد ہوں۔

۵: [الحاکم] جسے تمام احادیث یاد ہوں۔

(الحطہ ص ۱۵۱)

نواب صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے زمانہ میں جو اہل حدیث ہیں ان میں کوئی حاکم، حافظ، حجت، محدث تو کیا ہوتا کئی مبتدی بھی نہیں۔

حضرت اوکاڑوی نے فرمایا: یہ فرمایئے! انگریز کے دور سے پہلے غیر مقلدین میں کتنے حاکم گذرے ہیں کتنے حجت اور کتنے حافظ؟ حوالہ معتبر کتاب سے ہو اہل حدیث بمعنی فرقہ مذہبی کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جیسے مسلمان کا بچہ بھی مسلمان کہلاتا ہے جوان بھی بوڑھا بھی، مرد بھی عورت بھی، جاہل بھی، عالم بھی، اس طرح کوئی فرقہ نام اہل منطق رکھ لے کر ہر جاہل اور عالم بچہ اور بوڑھا اہل منطق کہلائے۔

اسی طرح کوئی فرقہ اہل قرآن نام رکھ لے کہ ہر بچہ، بوڑھا، مرد، عورت، عالم، جاہل اہل

قرآن کہلائے۔اس طرح کسی فرقہ کا نام ''اہلحدیث'' ہو تو اس فرقہ کا بچہ، بوڑھا، مرد، عورت، عالم، جاہل سب اہلحدیث کہلائیں گے۔ ایسا کوئی فرقہ آنحضرت ﷺ کے دور مبارک سے انگریز کے اس ملک میں آنے سے پہلے نہیں پایا گیا۔

حضرات علماء کرام! خدا تعالیٰ آپ کے علم میں برکت دے۔ یہ فرمایئے! کہ کیا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یہ حکم دیا ہے کہ تم اپنے فرقہ کا نام ''اہلحدیث'' رکھنا؟ تو یہ آیت تحریر فرمائیں۔

نوٹ: ہمارے ایک مولوی صاحب نے مجھے قرآن پاک میں دو تین جگہ لفظ حدیث دکھایا تھا۔مگر وہاں وہ کسی فرقہ مذہبی کا نام نہ تھا۔

ایسے تو لفظ ''شیعہ'' بھی قرآن پاک میں کئی جگہ موجود ہے کیا اس سے بھی فرقہ مذہبی منکرین صحابہ مراد ہے؟ اور کیا یہ فرقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے ہے اس طرح لفظ ''قرآن'' بھی قرآن میں کئی جگہ موجود ہے۔تو کیا اس سے فرقہ منکرین حدیث مراد ہے جو اپنے آپ کو ''اہل قرآن'' کہلاتا ہے ؟اس طرح لفظ ''ربوہ'' قرآن پاک میں دو جگہ آیا ہے کوئی اس سے قادیانیوں کا شہر مراد لے؟ جو جھنگ کے ضلع میں بنا ہے اور یہ دعویٰ کرے کہ یہ شہر عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے ہے اگر لوگ منکرین صحابہ، منکرین حدیث اور منکرین ختم نبوت کو یہ حق نہیں دیتے کہ وہ اس قسم کے مضحکہ خیز استدلال کریں اور ان کے استدلال کو ہم تفسیر بالرائے کی بدترین مثال قرار دیتے ہیں تو پھر ہمیں ایسی تفسیر بالرائے کا کیا حق ہے۔

معزز علماء کرام! کیا ہماری اس تفسیر کا حال بعینہ ایسا نہیں کہ ایک شخص نعیم نامی نے دعویٰ نبوت کر دیا اور اپنے دعویٰ کی دلیل میں یہ آیت پیش کیا کرتا تھا ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ اور کہتا تھا کہ اس میں ''نعیم'' میرا نام ہے۔

لطیفہ: ایک لطیفہ سن رکھا تھا کہ کسی گاؤں میں ایک ''مراثی'' نے ''سید'' ہونے کا دعویٰ کر دیا دوسرے سید صاحبان پنچایت میں دعوی کر دیا کہ یہ سید نہیں پنچ صاحب نے فرمایا کہ آپ کے سید ہونے کا میرے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ مگر یہ مراثی تو میرے سامنے سید بنا ہے، ان کے سید ہونے میں کوئی شک نہیں ہوسکتا۔اس طرح جماعت ''اہلحدیث'' کے پنچوں نے 1888ء میں انگریز کو درخواست دی کہ ہمارا نام

''اہلحدیث'' ہو۔ (مآثر صدیقی سیرت ثنائی)

تواب ہمارے اہلحدیث ہونے میں کوئی بیوقوف شک کرسکتا ہے۔

(تجلیات صفدر ج۵ ص۳۷۹ تا۳۸۱)

حضرت اوکاڑوی نے فرمایا: آپ کو جو غیر مقلد ملے اس کو سادہ قرآن پاک اور حدیث کی ایک آدھ کتاب دیں اور کہیں کہ ہمیں نماز کا مکمل طریقہ سکھادیں نماز زبانی اور بدنی عبادت کا مجموعہ ہے پہلے ہر ذکر اور عمل کا حکم پوچھیں کہ تکبیر تحریمہ اور تحریمہ کی رفع یدین کا کیا حکم ہے؟ فرض ہے؟ یا واجب؟ سنت ہے؟ یا نفل؟ یہ حکم صاف طور پر قرآن وحدیث میں دکھادیں! وہ قیامت تک نہیں دکھا سکے گا۔ اب تنگ آکر کہے گا کہ ہم کسی چیز کو فرض، واجب، سنت نہیں مانتے، یہ احکام بدعت ہیں۔ آپ فوراً کہیں کہ بہت اچھا! آپ لکھ دیں کہ رکوع کی رفع یدین، امام کے پیچھے فاتحہ، سینے پر ہاتھ باندھنا، اونچی آواز سے آمین کہنا: نہ فرض ہے، نہ واجب ہے، نہ سنت ہے نہ نفل، جو لوگ ان کو فرض، سنت وغیرہ کہتے ہیں وہ سب بدعتی ہیں۔ پھر اس سے پوچھیں کہ میں کسی مسجد کا امام نہیں ہوں فرائض مقتدی بن کر پڑھتا ہوں اور سنتیں اور نفل اکیلا پڑھتا ہوں مجھے قرآن وحدیث سے دکھائیں کہ مقتدی اور اکیلا نمازی تکبیر تحریمہ ثناء، تعوذ، تسمیہ، امین، رکوع وسجدہ کی تکبیرات وتسبیحات، تشہد، درود، دعا، سلام آہستہ آواز سے کہیں یا بلند آواز سے۔ وہ جو جواب دے اسے کہہ دیں یہ قرآن وحدیث میں دکھادو، وہ ہرگز یہ صاف صریح الفاظ قرآن وحدیث میں نہ دکھا سکے گا، اب اس سے لکھوالیں کہ میں نے قرآن وحدیث پر جھوٹ بولا تھا میں تو صرف قرآن وحدیث سے نماز کا مکمل طریقہ بھی نہیں نکال سکتا اور آج تک سب نمازیں اپنے مولویوں کی تقلید میں پڑھی ہیں یہ لکھوا کر اس سے پوچھیں کہ جس کی تو نے تقلید کی ہے اس کا نام لکھوادیں پھر اس کے مولوی سے بھی یہی طریقہ اختیار کریں۔ آپ دیکھیں گے کہ وہ مولوی بھی محض جھوٹا ہے وہ قرآن وحدیث سے مکمل نماز کبھی ثابت نہ کرسکے گا۔ اب جہاں غیر مقلد ملے فوراً کہہ دو کہ میاں قرآن وحدیث تمہیں بالکل نہیں آتا قرآن وحدیث پر جھوٹ نہ بولا کرو۔

(تجلیات صفدر ج۵ ص۳۷۳ تا۳۷۲)

اعادہ روح کے متعلق اہل السنّت والجماعت کا عقیدہ

عبدالصمد، سندھ

درج ذیل تحریر کی توثیق جامع المنقول والمعقول عارف باﷲ استاذ العلما حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحمۃ اللہ علیہ فرما چکے ہیں یاد رہے کہ یہ تصدیق وتوثیق حضرت اقدس نے ہالیجی شریف ضلع سکھر میں دورہ تفسیر پڑھانے کے دوران رمضان المبارک ۱۴۲۰ مطابق دسمبر ۱۹۹۹ میں فرمائی تھی۔

اہل السنّت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ جب میت قبر میں دفن کر دی جاتی ہے تو اس کی روح اس کے جسم کی طرف لوٹا دی جاتی ہے (تسکین الصدور 107) اہل السنّت والجماعت کا یہ عقیدہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے اس لے ترتیب کے ساتھ دلائل کو ذکر کیا جاتا ہے۔

آیت ا: وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوْءُ الْعَذَابِ o اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّاوَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا آلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ

(سورۃ مومن پ۲۴)

ترجمہ: فرعون کے لوگوں کو عذاب نے آگھیرا اور آگ ہے جس کے سامنے انہیں صبح اور شام پیش کیا جاتا ہے اور جس دن قیامت آجائے گی اس دن حکم ہوگا کہ فرعون کے لوگوں کو سخت ترین عذاب میں داخل کر دو۔

اس آیت کے متعلق علامہ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِسْتَدَلَّ بِهَا عَلٰى اَنَّ الْاَرْوَاحَ بَاقِيَةٌ بَعْدَ فِرَاقِ الْاَجْسَادِ (فتح الباری ج3 ص233)

(آیت اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا الخ) سے استدلال کیا گیا ہے کہ روح جسم سے نکلنے کے بعد باقی رہتی ہے۔

۲: تُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ: اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے۔

(ابوداؤد ج2 ص654 مشکوۃ شریف 26)

۳: ثُمَّ الْمُعَذَّبُ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ بِعَيْنِهٖ اَوْبَعْضِهٖ بَعْدَ اِعَادَةِ الرُّوْحِ اِلَيْهِ

(نووی شرح مسلم ج2 ص386)

ترجمہ: اہل السنّت والجماعت کے نزدیک بعینہ اس جسم یا بعض جسم میں روح کولوٹا کر عذاب دیا جاتا ہے

۴: تُعَادُرُوْحُ اِلَی الْجَسَدِاَوْ بَعْضِہٖ (فتح الباری ج3 ص335) کہ روح کو مکمل جسم میں یا بعض جسم میں لوٹایا جاتا ہے۔

۵: اِنَّ الْمَیِّتَ یُحْیِ فِیْ قَبْرِہٖ لِلْمَسْئَلَۃِ (فتح الباری ج3 ص335) میت کو قبر میں سوال کے وقت زندہ کیا جاتا ہے۔

۶: اِنَّ عَوْدَالرُّوْحِ اِلٰی جَمِیْعِ اَجْزَاءِ بَدَنِہٖ (مرقات ج4 ص25) کہ روح کو تمام بدن کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔

۷: وَلِکُلِّ رُوْحٍ بِجَسَدِ ھَا اِتِّصَالٌ مَّعْنَوِیٌّ (مرقات ج4 ص25) ہر روح کا جسم کے ساتھ اتصال معنوی ہوتا ہے۔

۸: وَالْجُمْھُوْرُ عَلٰی عَوْدِ الرُّوْحِ اِلَی الْجَسَدِ اَوْ بَعْضِہٖ وَقْتَ السُّوَالِ (روح المعانی ج11 ص57) جمہور کا مذہب یہ ہے کہ قبر میں سوال کے وقت پورے جسم یا بعض جسم کی طرف روح کولوٹایا جاتا ہے۔

۹: اِتَّفَقَ سَلَفُ الْاُمَّۃِ رَدَّ الْاَرْوَاحِ فِیْ اَجْسَادِھِمْ ۔ (شفاء السقام ص202)

امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ارواح کو جسم میں لوٹایا جاتا ہے۔

۱۰: اِنَّ حَیَاتَ جَمِیْعِ الْمَوْتٰی بِاَرْوَاحِھِمْ وَاَجْسَامِھِمْ فِیْ قُبُوْرِھِمْ لَا شَکَّ فِیْھَا (شفاء السقام ص205) مردوں کا قبروں میں روح مع الجسد کے ساتھ زندہ ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

۱۱: مَنْ یُّعَذَّبُ فِی الْقَبْرِ یُوْضَعُ فِیْھَاالْحَیَاتُ (ہدایہ ج2 ص504)

قبروں میں جسم کو عذاب دیا جاتا ہے اس میں ایک قسم کی حیات پیدا کی جاتی ہے۔

۱۲: قبر سے بھی ان ارواح کا ایک گونہ تعلق قائم رکھا جاتا ہے۔ (تفسیر عثمانی 782)

۱۳: ہر روح کا اپنے قبر والے جسم سے ایک خاص تعلق رہتا ہے۔

(تفسیر مظہری ج12 ص344)

۱۴: یہ بات کچھ بعید نہیں کہ اصل مستقر ارواح کا علیین اور سجین ہی ہو۔ مگر ان ارواح کا ایک

خاص رابطہ قبروں کے ساتھ بھی قائم ہو۔اس رابطے کی حقیقت تو اللہ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا

(معارف القرآن ج8 ص698)

۱۵: تُوضَعُ فِيهِ الْحَيَاتِ عِنْدَ الْعَامَّةِ بِقَدْرِ مَايُحَسُّ بِالْاَلَم. (شامی ج3 ص143)

کہ اہل السنّت والجماعت کے نزدیک مردے میں ایک قسم کی حیات پیدا کی جاتی ہے جس سے تکلیف محسوس کرتا ہے۔

۱۶: قَالَ ؛ اَهْلُ السَّنَةِ وَالْجَمَاعَةِ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ ......اِلٰى اَنْ قَالَ...... فَيُعَذَّبُ اللَّحْمُ مُتَّصِلاً بِالرُّوْحِ وَالرُّوْحُ مُتَّصِلاً بِالْجَسَدِ فَيَتَأَلَّمُ الرُّوْحُ مَعَ الْجَسَدِ

(شامی ج1 ص610)

اہل السنۃ والجماعۃ فرماتے ہیں کہ ''عذاب قبر حق ہے'' عذاب دیا جاتا ہے گوشت کو جو روح کے ساتھ متصل ہوتا ہے اور روح کو عذاب دیا جاتا ہے جو جسم کے ساتھ متصل ہے اور روح جسم کے ساتھ تکلیف محسوس کرتا ہے۔

۱۷: كَانَ الْحَقُّ اَلْمَيِّتُ الْمُعَذَّبُ فِىْ قَبْرِهٖ تُوضَعُ فِيْهِ الْحَيَات بِقَدْرِ مَايُحَسُّ بِالْاَلَمِ (فتح القدیر ج4 ص440) حق بات یہ ہے کہ مردہ کے لیے قبر کے اندر ایک قسم کی حیات پیدا کی جاتی ہے جس سے وہ تکلیف محسوس کرتا ہے۔

۱۸: اِذَاجَازَ اَنْ يَّكُوْنَ الْمُؤْمِنُ قَدْاَحْيَوْ فِىْ قُبُوْرِهِمْ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ مُنْعِمُوْنَ فِيْهَا جَازَاَنْ يُّحْىَ الْكُفَّارُفِىْ قُبُوْرِهِمْ فَيُعَذَّبُوْا

(احکام القرآن؛امام جصاص ج1 ص93)

اور جب یہ جائز ہے کہ مومنوں کو قیامت کے دن سے پہلے قبروں میں زندہ کیا جاتا ہے اور وہ قبروں میں راحت پاتے ہیں تو یہ بھی جائز ہے کہ کفار کو بھی قبروں میں زندہ کیا جائے اور عذاب دیا جائے۔

۱۹: يَجُوْزُاَنْ يَّخْلُقَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِىْ جَمِيْعِ الْاَجْزَاءِ اَوْفِىْ بَعْضِهَا نَوْعًامِّنَ الْحَيٰوةِ قَدْرَمَا يُدْرِكُ اَلَمَ الْعَذَابِ اَوْلَذَّةِ النِّعَمِ

(شرح عقائد 77)

اور یہ جائز ہے کہ اللہ میت کے تمام اجزاء میں یا بعض میں ایک گونہ حیات پیدا کردے جس

سے وہ عذاب کا درد اور خوشی کی لذت کا ادراک کر سکے۔

۲۰: وحق آنست کہ باحیاء است چنانکہ ظاہر احادیث دال است برآں

(اشعۃ اللمعات ج1 ص114)

حق یہ ہے کہ قبر میں زندہ کر کے عذاب دیا جاتا ہے جیسا کہ ظاہر احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں۔

۲۱: جسم سے روح کا تعلق رہتا ہے۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند ج5 ص462)

۲۲: عذاب روح پر مع جسم کے ہوتا ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج5 ص427)

نوٹ: مذکورہ بالا حوالہ جات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ مرنے کے بعد قبر میں روح کو لوٹا دیا جاتا ہے۔ نیز یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ اہل السنّت والجماعت اعادہ روح کے قائل ہیں لہذا وہ حضرات جو عدم اعادہ روح کے قائل ہیں ان کو چاہیے کہ خوف خدا فکر آخرت سے دل کو معمور کر کے اپنے نظریہ وعقیدہ پر نظر ثانی کریں کہ ہمارا یہ عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف تو نہیں؟ کیا اس عقیدے کی وجہ سے ہم اہل السنّت والجماعت سے خارج تو نہیں ہو جائیں گے۔

عبداللہ بہاولپوری اورائمہ اربعہ کی توہین

مولانا محمد امجد سعید، لاہور

سیف حنفی اور غیر مقلدین کی بے چینی:

غیر مقلد زبیر علی زئی کی زیرادارت نکلنے والے رسالے ''الحدیث'' دسمبر ۲۰۱۰ کی اشاعت میں ایک مضمون '' حافظ عبداللہ بہاولپوری پر بہت بڑا بہتان'' نظر سے گزرا۔ جس میں مضمون نگار نے میری کتاب ''سیفِ حنفی'' کے حوالے سے ایک عبارت لکھی اور اسے غلط ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے مجھ پر الزام لگایا۔ مضمون نگار کی ساری کوشش اس بات پر صرف ہوئی کہ عبداللہ بہاولپوری نے ائمہ اربعہ کے بارے میں کوئی غلط بات نہیں کی۔ ''سیف حنفی'' تقریباً سوا تین سوصفحات پر مشتمل ہے جس میں قرآن وسنت صحابہ کرام اوراجماع امت کے حوالے سے بے شمار دلائل جمع ہیں اس کے ساتھ ساتھ غیر مقلدین کی ابلیسانہ چالوں اور شاطرانہ ہتھکنڈوں سے بھی آگاہی کرائی گئی ہے اب چونکہ غیر مقلدین اس کتاب کا دلائل سے تو مقابلہ نہ کر سکے اس لیے ''سیف حنفی'' میں کوئی نہ کوئی بات ایسی تلاش کرنے لگے جس سے کتاب کو عیب دار بنا سکیں۔

کچھ عرصہ قبل بھی ایک مرتبہ انہوں نے سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت کے حوالے سے ''سیف حنفی'' پر اعتراض اٹھایا تھا جبکہ میں نے اس کا تفصیلی جواب ماہنامہ ''نصرت العلوم'' گوجرانوالہ میں دے دیا تھا اب پھر ''سیف حنفی'' کے صفحہ 288 کی ایک عبارت پر طبع آزمائی کی ہے اس کی حقیقت بھی ملاحظہ فرمائیں۔

سیف حنفی کی ایک عبارت اوراس کی درستگی:

یادرہے کہ ''سیف حنفی'' کا یہ پہلا ایڈیشن ہے پہلے ایڈیشن میں جو غلطیاں رہ گئی تھیں انہیں غلطیوں میں سے ایک غلطی یہ ہے جو ''الحدیث'' والوں نے ''طنزاً''، لکھی۔ ہوا یہ کہ میں نے حوالے کے طور پر غیر مقلد عبداللہ بہاولپوری کے متعلق دو عبارتیں لکھیں ان میں سے پہلی عبارت جو بہاولپوری صاحب نے مقلدین احناف کے خلاف لکھی اس کا حوالہ غلطی سے رہ گیا تھا جواب نئے چھپنے والے ایڈیشن میں

درج کر دیا گیا ہے جبکہ دوسری عبارت جو ائمہ کے خلاف لکھی تھی اس کے ساتھ حوالہ لکھ دیا گیا تھا۔ چونکہ کتاب ایک ہی تھی لیکن حوالہ غلطی سے رہ جانے کی وجہ سے دونوں عبارتیں ایک ہی جگہ پر جمع ہو گئیں جس پر غیر مقلدین نے شور مچایا لیکن اس سلسلے میں غیر مقلدین کو واویلا کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہم نے یہ غلطی پہلے سے ہی دور کر دی ہے۔ رہی بات ''بہاولپوری صاحب کے متعلق بہت بڑا بہتان'' کی تو یہ مضمون نگار کا خالص جھوٹ بلکہ مجھ پر بہتان ہے بہاولپوری نے اپنی عبارت میں ائمہ اربعہ کے خلاف زہر اگلا ہے یہ بات آپ کو اس مضمون کے آخر میں نظر آ جائے گی۔

بہاولپوری صاحب کے رسائل میں بہتان موجود ہے:

بہاولپوری صاحب نے جتنے بھی رسائل لکھتے ہیں ہر آدمی انہیں لے کر مشاہدہ کرے اور پڑھے۔ کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑھنے والے خود ہی سمجھ جائیں گے کہ بہاولپوری صاحب ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین علمائے ربانیین کا بغض دل میں رکھتے ہیں یا نہیں......؟ الحدیث والوں نے جو ان کے معتدل ہونے کا شور مچایا ہے تو وہ یہ بات اچھی طرح جان لیں کہ بہاولپوری صاحب ائمہ مجتہدین کے بھی خلاف تھے لیکن صراحتاً وہ ائمہ اربعہ کے خلاف بول اور لکھ نہیں سکتے تھے اسی لیے گاہے بگاہے دبے لفظوں میں امام اعظم ابوحنیفہ کے خلاف اپنا کینہ ظاہر کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ ایک مقام پر امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف لکھتے ہوئے یوں گل فشانی کرتے ہیں کہ ''امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عصر کا وقت دو مثل پر شروع ہوتا ہے امام صاحب کا یہ مسئلہ حدیث کے بھی خلاف ہے اور تعامل صحابہ کے بھی۔
(تقلید کے خوفناک نتائج ص ۹)

قطع نظر اس کے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ وقت عصر میں تنہا تھے یا صحابہ و تابعین بھی ان کے ساتھ تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کس حدیث پر امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عمل تھا۔ ہم ماہنامہ الحدیث والوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا اس عبارت میں بہاولپوری صاحب نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حدیث کا مخالف نہیں کہا......؟ اگر میں یہ کہہ دوں کہ اس مسئلہ میں پروفیسر عبداللہ بہاولپوری صاحب نے حدیث کی مخالفت کی ہے تو جناب پر کیسے گزرے گی......؟ بس اس طرح کے بے ہودہ باتیں کر کے بہاولپوری صاحب نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر ائمہ مجتہدین کی گستاخیاں کی ہیں بلکہ ''تجاہل عارفانہ'' یا یہ کہیے کہ ''تجاہل مجرمانہ'' سے کام لیتے ہوئے ''امت مسلمہ'' کو زہر دینے کی ناپاک جسارت کی ہے۔

ایک اور جھلک ملاحظہ ہو:

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: ''آپ بھی برا نہ مانیں اگر آپ کو ابھی تک سمجھ نہیں آئی اور ابھی تک اصرار ہے کہ امام ابوحنیفہ محدث تھے اور ان کے پاس چند حدیثوں سے زائد حدیثوں تھیں تو ہم آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ برائے کرم ان کی جو کتاب جوانہوں نے خود جمع کی ہو، دکھا دیں۔

(مسئلہ رفع یدین، رسائل بہاولپوری ص ۱۹۶)

اس عبارت کو ایک دفعہ پھر پڑھیں اور غور کریں یہ عبارت بھی اس کتابچے مسئلہ رفع یدین کی ہی ہے اس عبارت میں در پردہ امام صاحب کو چند حدیثوں کا جاننے والا لکھ کر عوام الناس میں کیا تاثر چھوڑا ہے......؟ کیا توہین کے لیے کوئی الگ سرخی جمانے کی ضرورت ہوتی ہے......؟ پھر پروفیسر صاحب نے امام صاحب کے محدث نہ ماننے پر جو بھونڈی دلیل قائم کی ہے وہ کسی طرح بھی علمی دنیا میں کارآمد نہیں۔اگر اسی کو شیعہ حضرات دلیل بنا کر یہ کہنے لگے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کون سی حدیث کی کتاب لکھی ہے......؟ اگر ہے تو دکھاؤ! وگرنہ ہم انہیں محدث نہیں مانتے!!!! تو کیا اس دلیل کو شیعوں کی بے وقوفی نہیں سمجھا جائے گا......؟ اگر یہ دلیل شیعوں کی بے وقوفی ثابت کرسکتی ہے تو غیر مقلدین کے پروفیسر کی دلیل کو بے وقوفی کیوں نہ کہا جائے......؟ یاد رکھیں! کسی کے محدث وفقیہ ہونے کیلیے اتنا ہی کافی ہے کہ اس پر امت کے اہل علم کا اجماع ہوتا ہے اور امت مسلمہ کا دوتہائی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی امامت پر متفق ہے جب کہ بڑے بڑے محدثین نے ان کے محدث ہونے کی گواہی دی ہے۔اب اگر چودھویں صدی کے ایک گمراہ اور سلف بیزار بلکہ دشمن ائمہ ومجتہدین امام اعظم کو محدث نہ مانے تو اس کی بات کا وزن ہی کیا ہے؟؟؟

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف بغض کی ایک مثال:

اسی کتاب میں بہاولپوری صاحب نے مولانا عبدالرشید نعمانی کے جواب میں ایک جگہ یوں لکھا کہ ''آپ نے یہ بھی غلط کہا کہ ہم کسی امام کی رائے کو نہیں مانتے۔ہم جو غلط ہو اس کو نہیں مانتے صحیح کو مانتے ہیں یہی تو مقلد اور اہلحدیث میں فرق ہے مقلد کو ہر غلط صحیح ماننی ہوتی ہے۔''

(مسئلہ رفع یدین ورسائل بہاولپوری ص ۲۲۷)

انصاف شرط ہے اب ذرا یہ بتائیں کہ کیا اس عبارت میں ائمہ اربعہ کے مقلدین کے خلاف

لکھتے ہوئے بہاولپوری نے ائمہ اربعہ کی بعض باتوں کو جو غلط کہا ہے کہ یہ ان سے محبت کی علامت ہے......؟ پھر بہاولپوری کے پاس ائمہ مجتہدین کے اجتہادی مسائل کو غلط ثابت کرنے کے لیے کون سا علمی پیمانہ تھا جو یہ کہتے چلے گئے......؟ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جو تابعین اور بڑے مجتہدین میں سے ہیں۔ نیز خیر کے زمانہ میں پیدا ہوئے ان کے مقابلہ میں بہاولپوی صاحب جو نہ مجتہد ہیں اور نہ ہی خیر کے زمانے کی انہیں ہوا لگی بلکہ شر کے زمانہ کی پیداوار ہیں تو ان کی جاہلانہ باتوں کی ائمہ اربعہ کے اجتہادی مسائل کے مقابلے میں حیثیت ہی کیا ہے......؟ بہاولپوری صاحب کے مقلدین اور خوشہ چین ہی بتلائیں کہ کون سے ائمہ کی کون سی بات غلط ہے؟؟؟ جو ان کے پاس صحیح سند کے ساتھ پہنچی ہے......؟ کیا ائمہ کی طرف غلط کی نسبت کرنا بغیر کسی صحیح سند کے ان پر الزام نہیں......؟ ائمہ اربعہ کی توہین کو اور کیا سینگ لگے ہوں جو بہاولپوری صاحب کے مقلدین کو نظر آئیں گے......؟ کیا جب تک صریح گالی نہ دی جائے اس وقت تک کوئی گالی تصور نہیں کی جائے گی......؟ اگر کوئی کسی کو باپ کی گالی دینا چاہیے تو اتنا کہہ دے کہ ''اے تیرا پیوائے''، تو یہ بھی گالی ہی تصور ہوتی ہے جناب! اس کے لیے کوئی الگ باب باندھنے کی ضرورت نہیں ہوتی

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی توہین:

ایک مقام پر فسق کا قلم چلاتے ہوئے امت مسلمہ کے عظیم رہبر و رہنما حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یوں لکھتے ہیں آپ کہتے ہیں وہ غیر مقلد نہ تھے میں پوچھتا ہوں پھر وہ کیا مقلد تھے؟ اگر مقلد تھے تو جو کسی کی تقلید کرے وہ پیر کیا ہوگا؟ **فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ** کے تحت تو تقلید کی۔ اس لیے کہ علم نہیں تھا اب جسے علم نہ ہو وہ پیری کیسے کرے گا۔

(مسئلہ رفع یدین، رسائل بہاولپوری ص ۲۲۸)

بہاولپوری صاحب کی اس تشریح کا انداز دیکھیے کیسا نرالا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا تشریح کرتے ہوئے کسی بزرگ کے مرتبہ و مقام کا خیال رکھنا چاہیے یا نہیں......؟ کیا اس قسم کی بے ہودہ تشریح سے حضرت شیخ کی توہین کا پہلو نہیں نکلتا......؟ جس جاہل کو اتنا بھی پتہ نہ ہو کہ علم کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں وہ لوگوں کی رہنمائی کیا کرے گا؟ بہاولپوری صاحب اور ان کے مقلدین کو پتہ ہونا چاہیے کہ کوئی علم حدیث میں ماہر ہوتا ہے تو کوئی علم تفسیر میں......کوئی علم فقہ میں ماہر ہوتا ہے تو کوئی علم تزکیہ میں......ان میں سے کسی ایک علم میں ماہر ہونے والا دوسرے علم کا بالکل ہی جاہل نہیں گردانا جاتا اور یہ بھی یاد رہے کہ تقلید

جہالت کے لوازمات میں سے نہیں اگر ایسا ہوتا پھر علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ اور جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جیسے نامور علماء کبھی بھی مقلد نہ ہوتے۔ کیا یہ حضرات مقلد ہونے کے باوجود دلائل سے امت مسلمہ کی رہنمائی نہیں فرماتے رہے......؟ پھر انہیں مقلد کیوں کہا گیا......؟ اس سے معلوم ہوا کہ تقلید لوازم جہالت میں سے نہیں جس طرح آپ کے ہاں شیخ الحدیث کہلانے والا دوسرے علوم سے جاہل نہیں جانا جاتا۔ اسی طرح شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ علم تزکیہ کے ماہر تھے اور اس میں امام مانے گئے۔ اس میں جہالت والی کون سی بات تھی جو شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے بہاولپوری صاحب نے اس قسم کی واہیات باتیں لکھیں؟؟؟ کیا بزرگوں کے متعلق اس قسم کی تشریح کرنا بے غیرتی اور جہالت نہیں......؟

یہ تو بہاولپوری کی جہالت ،زبان درازی، ذہنی پستی اور قلم کی بے باکی کی ایک تھوڑی سی جھلک تھی جو آپ کے سامنے رکھی اگر مزید جاننا چاہتے ہیں تو ان کے رسائل کی طرف مراجعت فرمائیں، قصہ مختصر یہ ہے کہ بہاولپوری صاحب نے کسی کو بھی معاف نہیں کیا لیکن ان کے اندھے مقلدین یہ ماننے کے لیے تیار نہیں ان کا کہنا یہ ہے کہ امجد سعید نے ان کے متعلق غلط رنگ دینے کی کوشش کی ہے حالانکہ میں نے ان کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل صحیح ہے اور اس میں کچھ بھی غلط اور جھوٹ نہیں۔

سیف حنفی کی عبارت اور بہاولپوری کے مقلد کا شوشہ: اب اس پر بھی غور فرمائیں کہ میں نے جو عبارت لکھی ہے اس میں حقیقت ہے یا نہیں چنانچہ بہاولپوری صاحب نے مولانا عبدالرشید نعمانی کے جواب میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید اور مسند ابی حنیفہ کے خلاف لکھنا شروع کیا۔ درمیان میں غیر مقلدین کے خلاف جب حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اندھی تقلید کی بات آئی تو بہاولپوری صاحب آپے سے باہر ہوگئے حالانکہ انہیں سوچنا چاہیے تھا کہ اگر مجھے اندھی تقلید کا کہا گیا ہے تو اس کی بھی کوئی وجہ ہوگی!!!! بہاولپوری صاحب نے بغیر سوچے سمجھے جواب میں یوں کہنا شروع کر دیا اگر صرف تقلید اندھی ہو تو خطرہ نہیں جتنا امام اندھا ہو تو خطرہ ہوتا ہے۔ اگر تقلید بھی اندھی ہو اور امام بھی اندھا ہو تو بیڑا ہی غرق، بقول آپ کے ہم نے شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کی لیکن کم از کم سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تو نہیں ہٹے۔ لیکن آپ نے اندھے اماموں کی اندھی تقلید کی اور سنت کے دشمن اور اس کے مٹانے والے بن گئے۔ اسی لیے تو ہم بار بار کہتے ہیں کہ اگر موجودہ حنفی امام صاحب کے ہی مقلد رہتے تو اتنے گمراہ نہ ہوتے کیونکہ اگر تقلید اندھی تھی تو امام

صاحب تو اندھے نہ تھے وہ تو بہت دور بین تھے اب جو حنفیوں نے معتزلیوں، کلامیوں اور کرامیوں کی تقلید شروع کی تو یہاں تو نوبت آگئی کہ سنتوں کے دشمن اور بدعتوں کے عاشق بن گئے۔

(مسئلہ رفع یدین، رسائل بہاولپوری ص ۲۰۱)

اس عبارت کو تعصب اور بہاولپوری کی اندھی تقلید کی عینک اتار کر پڑھیں تا کہ آپ کو اچھی طرح نظر آئے کہ اس میں بہاولپوری نے ائمہ کو اندھا کہا ہے یا نہیں......؟ کرامیوں اور معتزلیوں کی بات ہی بعد میں کی گئی ہے اس کا پہلی عبارت کے ساتھ دور کا بھی واسطہ نہیں۔

کرامیوں اور معتزلیوں کی بات تو الزام ہے:

کیا یہ سچ نہیں کہ اندھے اماموں کی اندھی تقلید والی بات سے پہلے کہیں بھی کرامیوں اور معتزلیوں کا ذکر تک نہیں اور نہ ہی ان کے متعلق کوئی بات بہاولپوری نے لکھی۔ اس عبارت کو ائمہ اربعہ سے ہٹا کر؛ کرامیوں اور معتزلیوں کی طرف لے جانا یہ تو مضمون نگار کا خالص جھوٹ ہے جو انہوں نے اپنے امام اور پیشوا بہاولپوری کی اندھی تقلید میں بولا۔ کیا بہاولپوری صاحب نے اپنے رسالہ ’’مسئلہ رفع یدین‘‘ میں اس عبارت سے قبل امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ان کی کتاب مسند ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور مقلدین احناف کے خلاف زبان درازی نہیں کی......؟ یقیناً کی ہے بلکہ انہی کے بارے میں لکھتے چلے جارہے ہیں اور اب جب اپنے بارے میں اندھی تقلید کی بات آئی تو جواب میں ائمہ مجتہدین کو بھی معاف نہ کیا اور ان کو نعوذ باللہ اندھے امام تک لکھ دیا۔ رہی بات معتزلیوں اور کرامیوں کی تو بہاولپوری صاحب کی یہ بعد کی عبارت مزید آگ پر تیل چھڑ کنے کا کام کر رہی ہے بہاولپوری صاحب کے کرامیوں اور معتزلیوں والے الزام کا تعلق اندھے اماموں والی عبارت کے ساتھ ہرگز نہیں یہ شوشہ چھوڑنا بہاولپوری صاحب کے اندھے مقلدین کا ہی کام ہے۔

آخری گزارش:

اس پورے مضمون میں یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوگئی کہ بہاولپوری صاحب نے ائمہ اربعہ کے خلاف اپنے چھپے بغض کو اپنی عبارات میں ظاہر کیا ہے جس پر ان کے اندھے مقلد پردہ ڈال رہے ہیں اس کا زندہ ثبوت بہاولپوری صاحب کے بے ہودہ اور شرمناک رسائل ہیں جس کو شک ہو وہ بہاولپوری صاحب کے رسائل اٹھا کر پڑھ لے۔ ہم نے بہاولپوری صاحب کی زبان درازی اور قلم نوازی کی ایک

جھلک آپ کے سامنے رکھی ہے۔ الحق مر کی کہاوت بڑی مشہور ہے اسی لیے مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ کے دلائل و براہین کا مقابلہ کرنے کی بجائے غیر مقلدین نے ملی بھگت سے گورنمنٹ کا سہارا لیا اور اپنے ناپاک کرتوت بتلائے بغیران پر پابندی لگوائی۔ یاد رہے کہ حق کبھی مٹانے سے مٹا نہیں اور دبانے سے دبا نہیں۔ انگریز دور میں بھی لامذہب اور باطل پرست؛ اہل حق پر اسی طرح کی پابندیاں لگواتے رہے لیکن حق والے پھلتے اور پھولتے رہے اس لیے مولانا محمد الیاس گھمن صاحب حق کی آواز بلند کرتے رہیں گے اور اہل حق ان کے دست و بازو بن کر ان کے ساتھ چلتے رہیں گے۔ جبکہ غیر مقلدین کو ناکامی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔

تعلیمی نظام پر توجہ دینے کی ضرورت

نعیم اللہ چترالی

تاریخ کے دریچوں میں جھانک کر اگر قوموں کے عروج وزوال کی داستان کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ امر واضح ہوجاتا ہے کہ جن قوموں نے اپنی تعلیمی معیار کو بلند کیا وہ کامیابی وکامرانی سے ہم کنار ہوئے اور ترقی کی معراج کو پہنچ گئے تعلیم جہاں ملک کے معاشی مسائل کے سدِ باب کا ذریعہ ہے وہاں معاشرتی خرابیوں اور اخلاقی بے راہ رویوں کی روک تھام کی بھی ضامن ہے آج ستاروں پر کمندیں ڈالنے والی اور طاقت کے بل بوتے پر دنیا کو اپنی مٹھی میں لینے کا ارادہ رکھنے والی مغربی قوم کی ترقی کا راز صرف اور صرف تعلیم ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ تعلیم کی اہمیت کے پیش نظر جتنی توجہ اس پر دینے کی ضرورت تھی ہم نے اس کو اتنا ہی نظر انداز کیا۔ اپنے تعلیمی ادروں کی اصلاح پر توجہ دی اور نہ ہی پورے ملک کے لیے یکساں اور معیاری نصاب تعلیم تشکیل دینے پر غور کیا ملک کا تعلیم کے لیے مختص بجٹ ایک علمی فضا اور ماحول پیدا کرنے کے لیے ناکافی ہے اور اس بجٹ کا بھی بڑا حصہ صحیح مصرف پر خرچ ہونے کے بجائے ان رہزنوں کی جھولی میں چلا جاتا ہے جن کو ہم ملک کی تقدیر بدلنے کے لیے اپنے اوپر مسلط کر رکھا ہے اگر آج ہم اسلامی فلسفہ تعلیم کی بنیاد پر معیاری اور یکساں نظام تعلیم تشکیل دیں اور تعلیمی اداروں کی ترقی پر توجہ دینے کے ساتھ ساتھ ان اداروں میں پڑھنے والے طلبہ کی دینی واخلاقی تربیت کا بھی خاص انتظام کریں جو کل ان اداروں سے پڑھ کر فارغ ہونے والی نوجوان نسل ملک کی ڈوبتی ناؤ کو بھنور سے نکالنے میں بھرپور کردار ادا کر سکتی ہے۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ ہر قوم کا نصاب تعلیم اس کی تہذیب وثقافت اور اس کے مذہبی اقدار وروایات کو ملحوظ رکھ کر ہی ترتیب دینے سے وہ قوم اس سے پوری طرح مستفید ہوسکتی ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں شروع ہی سے اس امر کا خیال نہیں رکھا گیا کلمہ توحید کے نام پر بننے والے اس ملک میں اسلامی فلسفہ تعلیم کی بنیاد پر ایک یکساں اور معیاری نظام تعلیم تشکیل دینے کے بجائے لارڈ میکالے کا نظام تعلیم کو ہمارے اوپر مسلط کر کے نہ صرف اس کی حوصلہ افزائی کی گئی بلکہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اب تک

اس کو جاری رکھا جا رہا ہے۔ اور اس میں بہتر تبدیلی کی سوچ رکھنے والوں کے سامنے رکاوٹیں کھڑی کی جا رہی ہیں۔ جس کا منطقی نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارا نوجوان تعلیمی ادارے سے پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد ملک کے خدمت کے جذبے سے سرشار ہونے کی بجائے کسی طریقے سے ملک کو لوٹنے کیلیے سرگرم عمل نظر آتا ہے۔

پورے ملک میں سب کے لیے یکساں نظام تعلیم کے فقدان سے کئی مسائل پیدا ہو چکے ہیں معاشرے کا مال دار طبقہ اپنی دولت کے بل بوتے اپنی اولاد کو اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کرسکتا ہے لیکن خط غربت سے نیچے زندگی گزارنے والے 40 فیصد عوام کا اپنی اولاد کو اعلیٰ تعلیم یافتہ بنانے کا خواب کبھی بھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا۔ جس سے غریب؛ غربت کی چکی میں مسلسل پستا جا رہا ہے اور امیر روز بروز امیر تر ہوتا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں معاشرے کے ذہین وفطین نوجوانوں کی کثیر تعداد سے ملک فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ کیونکہ یہ بات تاریخی شواہد سے ثابت ہے کہ امیروں کی بہ نسبت غریب لوگوں کے بچے زیادہ ذہین ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ چین میں ماوزے تنگ کے انقلاب سے پہلے امیر لوگ غریبوں کی اولاد کو اپنے خرچ سے تعلیم دے کر بڑی بڑی پوسٹوں پر ان کی تقرری کراتے تھے اور ان کو اپنے مفاد کے لیے استعمال کرتے تھے۔

چنانچہ ہمارے معاشرے میں ان نوجوانوں کی کمی نہیں جو اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل ہونے کے باوجود معاشرتی مسائل کی وجہ سے تعلیم سے محروم ہیں غریبوں کے بچے بچپن کی معصوم شوخیوں سے لطف اندوز ہونے سے پہلے ہوٹلوں میں کام کرنا شروع کرتے ہیں سڑکوں پر ٹھیے لگا کر نان شبینہ کے لیے جتن کر رہے ہوتے ہیں۔ کسی بھی ملک کے تعلیمی ادارے وہ واحد تربیت گاہیں ہوا کرتے ہیں جہاں انسان اخلاق حسنہ سے آراستہ وپیراستہ ہو کر معاشرے کا ایک باعزت فرد بن جاتا ہے لیکن ہمارا بچہ دھوکہ بازی، فراڈ اور جعل سازی کا پہلا سبق ہمارے تعلیمی اداروں سے ہی سیکھتا ہے۔ جس وقت وہ ممتحن کی گرفت سے اپنے آپ کو بچا کر نقل جیسی ہوشیاری میں کامیاب ہوتا ہے تو اس وقت اس کے دل ودماغ میں یہ بات بیٹھ جاتی ہے کہ دھوکہ اور فراڈ ہی کامیابی کا واحد ذریعہ ہے جس کے بغیر کوئی انسان دنیا میں عزت سے نہیں جی سکتا۔

اگر آج ہم تعلیمی اداروں میں اپنے بچوں کی تربیت یہ سوچ کر کریں کہ کل کو یہی بچے اس ملک کے سیاہ وسفید کے مالک ہوں گے اور یہی بچے کابینہ اور پارلیمنٹ کے رکن ہوں گے اور مختلف وزارتوں کے قلم دان سنبھال کر اہم ملکی امور کا فیصلہ کریں گے تو ہمارا ملک کرپشن، رشوت، بدامنی، فساد اور دہشت گردی جیسے مسائل سے نجات پا کر حقیقی آزادی، خود مختار اور پر امن ریاست بن کر دنیا کے نقشے پر ابھر سکتا ہے۔

جماعت المسلمین کا تحقیقی جائزہ

مولانا محمد رضوان عزیز

سابقہ سلسلہ وار مضامین میں جماعت المسلمین کی طرف سے کی جانے والی خلاف شرع حرکات کا جائزہ لیا گیا اور مسعود احمد کی خودساختہ توحید جو بنام ''توحید المسلمین'' تھی اس کے کچھ اقتباسات ہدیہ قارئین کیے۔ اب اس کی دوسری کتاب، جماعت المسلمین اپنی دعوت اور تحریک کے آئینہ میں'' تجزیہ پیش خدمت ہے اس کتاب میں جناب مسعود احمد نے دانستہ تو کوئی ایسی نامسعود حرکت نہیں چھوڑی جس کا اس کتاب میں ارتکاب نہ کیا گیا ہو۔ جھوٹ، خیانت، بہتان اور اسلام دشمنی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا اگر نادانستہ بھول کر جناب مسعود سے کوئی سچی بات اس کتاب میں صادر ہوگئی ہو تو بندہ بشر کی خطا سمجھ کر درگزر فرمائیں۔

جناب مسعود قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا قاسم نانوتوی کی ''آب حیات'' کے بارے میں اپنی تحقیق لکھتے ہیں اور یہ تحقیق ان کی اپنی نہیں بلکہ ۱۸۵۵ء میں ہندوستان میں پیدا ہونے والے احمد رضا خائن نامی شخص کی ہے۔ جس نے انگریز کی خوشنودی کے لیے انگریزی استعمار کے مخالف علما کو بدنام کرنے کی کوشش کی اور سو فیصد دیانتداری کے ساتھ بددیانتی کرتے کرتے ہوئے عبارات اکابر میں تحریف کی اور علمائے حرمین کو چکما دینے میں کامیاب ہوگئے اگرچہ یہ سازش تار عنکبوت ثابت ہوئی اور احمد رضا خائن کی تکفیری مشین جلد ہی جام ہو کر کباڑ خانہ بریلی کی زینت بن گئی۔ مگر اہل حق کے دشمنوں کی زبانیں تاحال ہذیان گوئی میں مصروف ہیں جناب مسعود صاحب چونکہ بریلی فرقہ پر نکتہ چین ہونے سے قبل اسی شجر خبیثہ کے خوشہ چیں تھے۔ اس لیے یہ کئی صدیوں کی عادت ہے باآسانی نہیں جاتی۔ اب احمد رضا خائن تو اس مسعود کے نزدیک مسلمان نہ رہا مگر اس خائن کی خیانتیں بارگاہ مسعود میں مشرف، باسلام ہو چکی ہیں اور غیر مقلدین بھی اپنی ذبابی فطرت کے باعث انہی عبارات کو لے کر اپنے عوام کو ورغلاتے ہیں اب آیئے اس

عبارت کی طرف جس پر ان دشمنان فہم وفراست کو اعتراض ہے، مسعود لکھتا ہے:

کہ مولوی نانوتوی نے ختم نبوت کی عجیب وغریب تشریح کی ہے جس نے ختم نبوت کی اہمیت کو ختم کر دیا ہے کہ اگر بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی آجائے تو تب بھی خاتمیت محمدی میں فرق نہیں آتا۔ (جماعت المسلمین اپنی دعوت اور تحریک کے آئینہ میں ص 167)

کھلے کس طرح مدعا میرے مکتوب کا یارب
قسم کھائی ہے اس کافر نے کاغذ کے جلانے کی

سیاق وسباق سے ہٹ کر جو عبارت جناب نے پیش کی ہے اگر اس کا پس منظر دیکھا جائے تو بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ حضرت ختم نبوت کا انکار نہیں فرمارہے بلکہ انتہائی عمدہ انداز سے ختم نبوت کے مسئلے کی وضاحت فرمارہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت ذاتی ہے اور بقیہ انبیاء علیہم السلام کی نبوت عارضی ہے کہ جو نبی کریم ﷺ کے صدقے سے انہیں ملی ہے اب حضرت کی عبارت پڑھیے اور ان الحادو بدعت زدہ مقتدایان خلق کی دیانت پر سر دھنیے......

حضرت مولانا قاسم نانوتوی فرماتے ہیں:

''ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف ثبوت لیجئے جیسا اس ہیچ مداں نے عرض کیا ہے تو پھر سوائے رسول اللہ ﷺ ور کسی کو افراد مقصودہ بالخلق میں سے مماثل نبوی نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کے افراد خارجی (جو عملا دنیا میں تشریف لائے) ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی افراد مقدرہ (جو صرف فرض کیے جائیں) پھر بھی آپ کی افضلیت بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی ﷺ میں کچھ فرق نہ آئے گا۔''

اب دیکھیے! یہاں پر حضرت نانوتوی تو شرط کے ساتھ ایک مفروضہ کو بیان فرمارہے ہیں اور یہ ختم نبوت مرتبی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ مقام ومرتبہ کے اعتبار سے بھی خاتم ہیں۔ اگر آپ ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی فرض کر لیا جائے تو اسے بھی حضور ﷺ کے آفتاب نبوت سے مستنیر (روشن ہونے والا مانا جائے گا) اور اس سے حضور ﷺ کی خاتمیت مرتبی میں کچھ فرق نہ

آئے گا اور مسعود نے اپنے پیش روخائن صاحب کی طرح شرط کو بغیر جزاء کے نقل کیا ہے اور آخری الفاظ ''خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا'' سے مراد ختم نبوت زمانی لے کر انکار ختم نبوت کا الزام عائد کر دیا حالانکہ اس عبارت کو ختم نبوت زمانی پر محمول کرنا بہت بڑا ظلم اور حضرت مولانا قاسم نانوتوی پر بہت بڑا بہتان ہے کیونکہ اسلام کے مجموعی عقیدے میں فخر نبوت زمانی اور ختم نبوت رتبی انہی دونوں کا ماننا ضروری ہے اور یہاں صرف ختم نبوت رتبی کی بحث ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ مفروضہ ہے جسے قضیہ شرطیہ کہا جاتا ہے اور قضیہ شرطیہ کے بارے میں علامہ ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں: **قضية الشرطيه لا تستلزم الوقوع**

(فتح الباری ج8 ص210)

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن پاک میں متعدد مرتبہ مفروضات پیش فرمائے ہیں۔ مثلاً:

ا: **ولو شئنا لا تينا كل نفس هداها** (پ21 سورۃ السجدہ)

اگر ہم چاہتے تو سمجھا دیتے ہر نفس کو اس کی راہ

۲: **لو شئنا لبعثنا فى كل قرية نذيرا** اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈرانے والا بھیجتے۔

۳: **لو كان فيهما الهة الا الله لفسدتا۔**

اگر خدا کے سواء کوئی اور الہ ہوتا تو نظام کائنات برباد ہو جاتا۔

اسی طرح اور بھی کئی آیات مبارکہ میں قضیہ شرطیہ استعمال ہوا ہے اور خود نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ا: **عن عقبة بن العامر قال قال رسول الله ﷺ لو كان نبى بعدى لكان عمر بن الخطاب.** (ترمذی رقم الحدیث 3866)

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔

۲: **قال النبى ﷺ لو كنت امرا احدا ان يسجد لاحد لامرت المراة ان تسجد لزوجها۔** (ترمذی 1159)

اگر میں کسی کو کسی ایک کے لیے سجدہ کرنے کا کہنے والا ہوتا تو بیوی کو کہتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے

قسط نمبر 2

جھوٹ کس نے بولا؟

علامہ عبدالغفار ذہبی

عبارت نمبر۳: علی زئی غیر مقلد لکھتا ہے کہ الیاس گھمن نے امام بخاری پر جھوٹ (بولا ہے) الحدیث شمارہ نمبر ۶۹ ص ۱۷۔

تبصرہ: اولاً: سیدنا ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی بخاری والی حدیث میں اور بخاری والے مکمل راویوں سے مروی حدیث میں رکوع اور تیسری رکعت کی رفع یدین کا ثبوت اور باقی مقامات کی نفی و منع آپ دکھا دیں تو ہم آپ کو سچا اور شیخ محمد الیاس گھمن مدظلہ کو جھوٹا تسلیم کر لیں گے۔ لیکن یاد رہے! دنیا جہان کے کذاب ملکہ وکٹوریہ کی رضاعی اولاد اگر عرب و عجم کے غیر مقلدین کو اکھٹا کر کے بھی مذکورہ الفاظ اس حدیث میں دکھا دیں تو ہم پچاس لاکھ ڈالر انعام دیں گے اور غیر مقلد ہونے کا اعلان بھی کریں گے۔

هل من مبازرهاتوابرهانكم ان كنتم صدقين۔

ثانیاً: سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حیاتی سماعی تقلیدی کا جب اپنا طریقہ اور اصول ''عدم ذکر سے نفی ذکر پر استدلال کرنا ہے۔'' (کمافی البخاری ج 1 ص 138، ص 139)

تو شیخ محقق محمد الیاس گھمن مدظلہ کا سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر یہ جھوٹ کیسے ہوسکتا ہے بلکہ ان کے اصول سے ہی شیخ گھمن مدظلہ نے استدلال کیا ہے لہٰذا کذاب زمانہ کے لگائے گئے جھوٹ سے شیخ گھمن مدظلہ بَری ہیں۔ وللہ الحمد۔

عبارت نمبر۴: علی زئی مماتی غیر مقلد نے لکھا الیاس گھمن نے امام ابن خزیمہ پر جھوٹ (بولا ہے) الحدیث ش 69 ص 17

تبصرہ: اولاً: سیدنا امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری والے راویوں سے مروی حدیث کو نقل و تخریج کیا ہے۔ دیکھیے صحیح ابن خزیمہ ج ۱ ص ۳۲۴، ۳۲۷ مگر اس حدیث میں رکوع و تیسری رکعت کی رفع یدین کے ثبوت اور باقی مقامات کی رفع یدین کے منع و نفی کے کوئی الفاظ روایت نہیں کیے۔ اگر اس میں رکوع و تیسری رکعت کے رفع یدین کا ثبوت اور باقی مقام کی نفی و منع کذاب زمانہ علی زئی اینڈ کمپنی دکھا دے تو ہم

مبلغ پچاس لاکھ ڈالر انعام دیں گے۔

ثانیاً: جب سیدنا امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث پاک کو بغیر رکوع وتیسری رکعت کی رفع یدین کے نقل وتخریج کیا ہے تو شیخ محمد الیاس گھمن مدظلہ نے امام بخاری کے اصول کے مطابق اس سے نفی ذکر پر استدلال کیا ہے اگر اس قاعدے سے ترک ونفی پر استدلال کرنا جھوٹ ہے تو کیا سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اس قاعدے وطریقے کی وجہ سے جھوٹا قرار دیا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ لہذا آپ کے لگائے گئے جھوٹے الزام وبہتان سے شیخ محمد الیاس گھمن مدظلہ بَری ہیں۔

عبارت نمبر۵: علی زئی مماتی غیر مقلد نے لکھا الیاس گھمن نے امام ابن حبان پر جھوٹ (بولا ہے)

(الحدیث ش 69 ص 17)

تبصرہ: اولاً: امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بخاری والے راویوں سے مروی حدیث کو اپنی صحیح میں نقل وتخریج کیا تو اس میں بھی رکوع وتیسری رکعت کی رفع یدین کا ذکر وثبوت نہیں اور نہ ہی باقی مقامات کی نفی ومنع ہے۔

(دیکھیے ابن حبان ج 3 ص 172)

اگر علی زئی اینڈ کمپنی اس حدیث میں رکوع وتیسری رکعت کی رفع یدین کا ثبوت، باقی کا منع ونفی دکھادیں تو ہم مبلغ پچاس لاکھ ڈالر انعام دیں گے اور غیر مقلد ہونے کا اعلان بھی کریں گے۔

ثانیاً: شیخ گھمن صاحب نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اصول وقاعدہ کے مطابق عدم ذکر سے نفی ذکر پر استدلال کیا ہے۔ (کمافی البخاری ج 1 ص 138)

اگر یہ جھوٹ ہے تو کیا پھر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی جھوٹے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

ثالثاً: بلکہ خود امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ بعض لوگوں نے اس حدیث سے نفی رفع الیدین (یعنی عندالرکوع والسجود) پر استدلال کیا ہے اور وہ یقیناً فقہاء ومحدثین علماء اہل السنّت والجماعت الحنفیہ والمالکیہ تھے۔ یاد رہے! کم علمی کا طعنہ دینا یہ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کے مذہبی تعصب وتشدد کا نتیجہ ہے جو کہ مردود ہے یہ اسی طرح جس طرح امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے مقدمہ مسلم ص 19 پر **بعض منتحلی الحدیث من اهل عصرنا** کے جملوں سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام ابن المدینی رحمۃ اللہ علیہ کو طعنہ دیا ہے جو کہ مردود ہے لہذا آپ کے لگائے گئے جھوٹ وبہتان سے شیخ محمد الیاس گھمن مدظلہ بَری ہیں۔

عبارت نمبر۶: علی زئی مماتی غیر مقلد لکھتا ہے کہ الیاس گھمن نے سیدنا ابوحمید الساعدی رضی

اللہ عنہ پر جھوٹ (بولا ہے) (الحدیث 69 ص 17)

تبصرہ: اولاً: جب سیدنا ابوحمید الساعدی سے بخاری میں و بخاری والے راویوں سے مروی حدیث میں تکبیر تحریمہ کی رفع یدین ہی مروی ہے کما فی البخاری و ابن حبان و ابن خزیمہ اور اس میں رکوع وتیسری رکعت کی رفع یدین کا عدم ذکر ہے اور باقی مقامات کی رفع یدین کی نفی نہیں ہے تو شیخ محمد الیاس گھمن مدظلہ کا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے قاعدے کے مطابق ترک ونفی رفع یدین عندالرکوع والسجود پر دلیل لینا کیوں جھوٹ ہے؟

ثانیاً: سیدنا امام ابوعیسی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے واضح تصریح فرمائی ہے کہ بے شمار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ کا ترک رفع یدین عندالرکوع والا مذہب ہے دیکھیے ترمذی ج 1 ص 59 لہٰذا علی زئی اینڈ کمپنی کے لگائے گئے الزام و بہتان وجھوٹ سے شیخ محمد الیاس گھمن مدظلہ بَری ہیں۔ وللہ الحمد

عبارت نمبر ۷: علی زئی مماتی غیر مقلد لکھتا ہے الیاس گھمن نے سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ (بولا ہے) (الحدیث ش 69 ص 17)

تبصرہ: اولاً: ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے بخاری میں و بخاری والے راویوں سے مروی حدیث میں جب تکبیر تحریمہ کی رفع یدین کا ثبوت ہے اور باوجود رکوع و رفع من الرکوع کے الفاظ ہونے کے رفع یدین کا کہیں نام ونشان نہیں اور سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اصول کے مطابق عدم ذکر سے نفی ذکر ثابت ہوتا ہے تو شیخ محمد الیاس گھمن مدظلہ کے ذمہ بوجہ جہالت خودساختہ اور بے وقوفانہ جھوٹ کیوں لگایا گیا ہے

ثانیاً: ترک رفع یدین بتصریح ائمہ جمہور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وتابعین اور فقہاء ومحدثین کے نزدیک ثابت ہے تصریحات ائمہ مثلاً

قال ابوعیسی الترمذی وبه یقول غیرواحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وهوقول سفیان واهل الکوفة (ترمذی ج1ص 59)

حتی کے غیر مقلدین علماء نے بھی ترک رفع یدین کو سنت وجائز اور بادلیل قرار دیا ہے دیکھئے فتاوی نذیریہ ج اص ۳۸۷، ۳۸۸، الروضۃ الندیہ ص ۹۴، ۹۵، فتاوی ثنائیہ ج اص ۵۷۹، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ص 61 وغیرھا۔ لہذا جمہور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وتابعین رحمۃ اللہ علیہم فقہاء رحمۃ اللہ علیہم ومحدثین رحمۃ اللہ علیہم اور علماء غیر مقلدین کے مقابلہ میں علی زئی کذاب کی کیا حیثیت ہے کیا پدی کیا پدی کا شوربہ اگر یہ جھوٹ ہے تو مذکورہ صحابہؓ اور تابعین وائمہ محدثین اور یہ علماء غیر مقلدین کیا جھوٹے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ شیخ محمد الیاس گھمن مدظلہ اس خودساختہ جھوٹ والزام سے بری ہیں۔

تقلید سے جو ہیں بیزار

مولانا مقصود احمد حسانی

بن کے غیر مقلد نام حدیث کا لے کر
نام حدیث کا لے کر دھوکہ دیتے ہیں غدار

انگریز کے حامی ایجنٹ ہیں
تقلید سے جو ہیں بیزار

فقہاء سے تو ان کو عدوات ہے
انہیں بکنا ان کی عبادت ہے

تقلید کو کہتے ہیں شرک و بدعت
اور حق سے دور ہیں بد قسمت

ایسے باطل فرقے کچھ بھی نہیں
کچھ بھی نہیں اک چٹکی کی ہیں مار

بن کے غیر مقلد نام حدیث کا لے کر
نام حدیث کا لے کر دھوکہ دیتے ہیں غدار

انگریز کے حامی ایجنٹ ہیں
تقلید سے جو ہیں بیزار

تقلید اگر یہ بدعت ہوتی
پھر متفق نہ اس پہ امت ہوتی

اصحاب ستہ نہ عمل کرتے
پھر ان میں سے کوئی تو حرج کرتے

اصحاب صحاح ستہ تھے سب فقہ کے پیروکار
بن کے غیر مقلد نام حدیث کا لے کر

نام حدیث کا لے کر دھوکہ دیتے ہیں غدار
انگریز کے حامی ایجنٹ ہیں

تقلید سے جو ہیں بیزار
میرے اللہ نے احسان کیا

ہمیں گھمّن سا ہے جوان دیا
پہلے باطل چیلنج کرتا ہے

پھر چیلنج دے کے ڈرتا ہے
جب شیر میدان میں آتا ہے

ہوجاتے ہیں سارے فرار
کوفہ تو ہے مرکز فقہ کا

صدیوں تک دارالعلم رہا
یہاں پندرہ سو پہنچے ہیں اصحابی

کئی ہزار یہاں ہیں تابعی
پھر کتنے حافظ عالم ہیں

کوئی کر نہیں سکتا شمار
بن کے غیر مقلد نام حدیث کا لے کر

نام حدیث کا لے کر دھوکہ دیتے ہیں غدار
انگریز کے حامی ایجنٹ ہیں

تقلید سے جو ہیں بیزار
جب اہل شام کا ذکر ہوا

مالک بن انس نے صاف کہا   گر کرنی ہے کوفہ کی بات کرو
نہ شام کی پیش صفات کرو   مالک بن انس بھی بول اٹھے ہے کوفہ علم کا شہر
بن کے غیرمقلد نام حدیث کا لے کر   نام حدیث کا لے کر دھوکہ دیتے ہیں غدار
انگریز کے حامی ایجنٹ ہیں   تقلید سے جو ہیں بیزار
اس شہر میں تو اصحاب رہے   سرکار کے خاص احباب ہے
جو دین نبی کے سفیر ہوئے   وہ کوفہ میں قیام پزیر ہوئے
میرا دار الخلافہ کوفہ ہے فرما گئے حیدر کرار   بن کے غیرمقلد نام حدیث کا لے کر
نام حدیث کا لے کر دھوکہ دیتے ہیں غدار   انگریز کے حامی ایجنٹ ہیں
تقلید سے جو ہیں بیزار   امت کا فقیہ وہ امام اعظم
ولیوں کا ولی وہ امام اعظم   تھی ہر محبوب اداء اس کی
دنیا میں پھیلی فقہ اس کی   تاریخ گواہیاں دیتی ہے
جا دیکھ افق کے پار   بن کے غیرمقلد نام حدیث کا لے کر
نام حدیث کا لے کر دھوکہ دیتے ہیں غدار   انگریز کے حامی ایجنٹ ہیں
تقلید سے جو ہیں بیزار   مالک بن انس اور امام شافعی
احمد بن حنبل برحق ہیں سبھی   فقہاء سب برحق سچے ہیں
پر فقہ میں آپ کے بچے ہیں   میں نہیں کہتا یہ بلکہ امام شافعی کا ہے اقرار
بن کے غیرمقلد نام حدیث کا لے کر   نام حدیث کا لے کر دھوکہ دیتے ہیں غدار
انگریز کے حامی ایجنٹ ہیں   تقلید سے جو ہیں بیزار
فقہاء سے جن کو محبت ہے   جس دل میں بھی ان کی عقیدت ہے
اس دل کو میں دل سے لپک جاؤں   پھر چوموں اور چومتا تھک جاؤں
ان دین کے خدمت گاروں پر   کٹ جاؤں میں سوسو بار
بن کے غیرمقلد نام حدیث کا لے کر   نام حدیث کا لے کر دھوکہ دیتے ہیں غدار
انگریز کے حامی ایجنٹ ہیں   تقلید سے جو ہیں بیزار

اللہ نے عظیم انسان بخشے ذہبی محمود رضوان بخشے

اب جتنا زور لگائے باطل چاہے جتنا شور مچائے باطل

اس دین پہ آنچ نہ آئے گی میرا گھمن ہے پہرے دار

بن کے غیر مقلد نام حدیث کا لے کر نام حدیث کا لے کر دھوکہ دیتے ہیں غدار

انگریز کے حامی ایجنٹ ہیں تقلید سے جو ہیں بیزار

میرا گھمن حق کی نشانی ہے ساری دنیا اس کی دیوانی ہے

اصحاب کا یہ پروانہ ہے بڑے شوق سے سنتا زمانہ ہے

ایسے زاہد مرد مجاہد کا مقصود ہے تابع دار

بن کے غیر مقلد نام حدیث کا لے کر نام حدیث کا لے کر دھوکہ دیتے ہیں غدار

انگریز کے حامی ایجنٹ ہیں تقلید سے جو ہیں بیزار
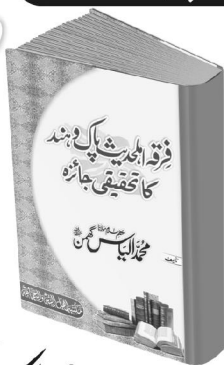
غیر مقلدین کا طرز استدلال

مولانا مظہر کلیم، راولپنڈی

فرقہ غیر مقلدین کے افراد میں سے جب بھی کسی نے کسی مسئلے پر قلم اٹھایا ہے تو اس کا طرز استدلال انوکھا اور نرالا ہی ہوتا ہے نفس نے چاہا تو مشرکین کے فعل سے دلیل پکڑ لی اگر نفس کو پسند نہ آیا تو فعل صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بھی منکر ہو گئے مثلاً مبشر احمد ربانی نے اپنی کتاب ''احکام و مسائل'' میں ایک مشت سے زائد داڑھی کے کاٹنے پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فعل کو رد کرتے ہوئے کہا ہے ''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ذاتی فعل کوئی حجت شرعی نہیں ہے۔'' اگر بالفرض حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ذاتی فعل حجت شرعی نہیں تو یہ اس کو ہر مقام پر تسلیم کرنا چاہیے تھا لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ میاں نذیر حسین دھلوی (انگریز سے ''شمس العلماء'' کا خطاب پانے والے) اپنے فتاویٰ میں سجدہ سہو بغیر وضو کے درست ہونے کا جواب میں یوں خامہ فرسائی کی ہے ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بے وضو سجدہ کیا کرتے تھے اور مشرکین نے بھی بے وضو سجدہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کیا ہے۔ (فتاوی نذیریہ ج ۱ ص ۵۷۱)

غیر مقلدین میاں صاحب کو ''شیخ الکل فی الکل'' کہتے ہوئے نہیں تھکتے لیکن شیخ الکل کی حالت زار دیکھئے کہ بغیر وضو کے سجدہ کرنے پر مشرکین مکہ کے فعل کو دلیل بنا رہے ہیں حالانکہ مشرک کا کوئی بھی فعل و عمل لائق استدلال نہیں ہوسکتا کیونکہ ان کے پاس ایمان ہی نہیں چہ جائیکہ فعل قابل استدلال ہو؟ مذکورہ دونوں غیر مقلدین اپنے فرقہ کے ستون مانے جاتے ہیں دونوں قرآن و حدیث کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن طرز استدلال میں ایک نے مسلک کی آبیاری کے لیے فعل صحابی کو ''ذاتی'' کہہ کر رد کر دیا اور شیخ الکل نے فعل صحابی تو کجا مشرکین مکہ کے فعل کو بھی ''دلیل'' مان لیا۔

اسی فرقہ کے ایک اور کالم نگار خواجہ محمد قاسم اپنی کتاب '' **حی علی الصلوۃ** ''میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا نماز جنازہ میں قرأت نہ کرنے کے جواب میں لکھتا ہے: ''اگر حدیث کے مقابلے میں اقوال پر ہی چلنا ہے تو......(**حی علی الصلوۃ ۱۷۳**) لا مذہبیہ کے طرز استدلال کو سامنے رکھتے ہوئے ہر عقل مند انسان اس بات سے بخوبی آگاہ ہو جاتا ہے کہ اس فرقہ کے استدلال میں بڑا دخل خواہش نفس کو ہے یا قرآن و حدیث کی محبت کو؟؟؟ **واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم**